ہفت روزہ

خدام الدین

لاہور

زیر سرپرستی

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ

شیرانوالہ دروازہ لاہور

یکم جون ۱۹۵۶

یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین ○ لاہور

عدل بے مثل

حکمران طبقہ کیلئے ایک سبق

از جناب قاری محمد ابراھیم صاحب مسجد لائن والی لاہور

۸۳۲ھ کا آغاز ہے اور سلطان احمد شاہ والئے گجرات (دکن کی) مسند نشینی کے آٹھ سال پورے ہوتے ہیں۔ اراکین دربار نے عرض کیا کہ اس سال جشن سالگرہ نہایت شان و شوکت سے منانے کی اجازت عطا فرمائی جائے سلطان احمد شاہ نیکدل اور رحمدل بادشاہ تھا۔ وہ اس قسم کے لہو و لعب کو پسند نہ کرتا تھا لیکن وزراء اور اُمراء کی مخلصانہ استدعا پر بطور تالیف قلوب ایک خاص حد تک جشن منانے کی اجازت دیدی۔ سلطنت میں چراغاں کی رسم بڑے پیمانہ پر کی گئی۔ اور اس مسرت میں رعایا کے ہر فرد بشر نے بخوشی حصہ لیا سلطان کا داماد ایک وجیہ خوبصورت اور با اخلاق نوجوان ہونے کے علاوہ خاندان شاہی کا رکن اعظم تھا۔ اتفاق سے ایک غریب مزدور اس کے ہاتھ سے مارا گیا۔ جب سلطان کو خبر پہنچی تو فرمایا قانون شریعت میں غریب و امیر کا کوئی امتیاز نہیں۔ میرا داماد ہونا اس کو عدالت سے نہیں بچا سکتا اس کو گرفتار کر کے باقاعدہ عدالت کے سپرد کرو۔

عدالت میں باقاعدہ مقدمہ شروع ہوا۔ گواہوں سے ثابت ہو گیا کہ واقعی یہ قاتل ہے۔ قاضی نے مقتول کے وارثوں کو بلا کر بائیس ۲۲ اشرفی خون بہا دے کر راضی کر لیا اور ورثاء نے راضی نامہ پر دستخط کر دیئے۔ جب مسل مکمل ہو چکی تو آخری فیصلہ کے واسطے سلطان کے سامنے پیش کی گئی۔ جس پر قاضی کا فیصلہ بالفاظ ذیل درج تھا۔

حضور والا!

میں مقدمہ کی تحقیق اور نیز گواہوں کے بیانات سے اس امر کی تصدیق کرتا ہوں کہ ملزم واقعی قتل عمد کا مرتکب ہوا ہے۔ اور اس پر حق قصاص از روئے شرع جاری ہونا ضروری ہے۔ لیکن مقتول کے ورثاء بجائے مدعی کی حیثیت سے ہیں برضا و رغبت خود خون بہا لینے پر راضی ہیں۔ میں نے ورثاء کے مشورہ سے ۲۲ اشرفیاں خون بہا تجویز کی ہیں برائے حصول حکم آخری مسل اجلاس معلّی میں پیش کرنے کی عزت حاصل کرتا ہوں۔

جب سلطان احمد شاہ نے یہ روئداد پڑھی تو فرمایا:۔

"اس میں شک نہیں کہ ورثاء راضی ہو گئے لیکن حقیقتاً یہ فیصلہ بہت کمزور ہے اور یقین کامل ہے کہ اس میں میرا داماد ہونا بھی اثر کر رہا ہے۔ وارثوں کا خیال ہوگا۔ کہ ان کے اس فعل سے بادشاہ ان کا ممنون احسان ہوگا اس کے علاوہ اس فیصلہ کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ آئندہ شاہی خاندان کے افراد رعیت کے ہر ایک کمزور اور غریب کو اسی طرح مار ڈالا کریں گے میں سیاستاً اور انتظاماً اس فیصلہ کے خلاف ہوں گو مجھے یہ معلوم ہے کہ میری عزیزہ اور پیاری بیٹی اس صدمہ سے مجروح ہوگی۔ اور اس کو داغ بیوگی برداشت کرنا پڑے گا۔ لیکن میں خاندان یا اولاد کی خوشی کے لئے غریب رعایا کی جان اس طرح ارزاں کرنا مناسب نہیں سمجھتا۔

ملزم نے جو اس طرح بے باکانہ غریب کو قتل کیا۔ اس میں ضرور یہ گھمنڈ پوشیدہ تھا کہ میں بادشاہ کا چہیتا داماد ہوں جو کسی طرح اولاد سے کم نہیں ہوتا۔ اسی طرح راضی نامہ اور فیصلہ میں بھی ضرور شاہی رعایت کا لحاظ کیا گیا ہے۔ ان تمام حالات اور واقعات پر نظر کرتے ہوئے میں کسی طرح مناسب نہیں سمجھتا کہ عدالت ماتحت کے فیصلہ کو بحال رکھا جائے اس فیصلہ سے دولتمندوں کو بڑی ڈھیل ملے گی ایک شاہی خاندان کے رکن کے لئے بائیس (۲۲) اشرفیاں کوئی اہمیت نہیں رکھتیں۔ ایک انسان کی جان بہت قیمتی ہوتی ہے خواہ وہ غریب ہی کیوں نہ ہو۔ اس لئے میں عدالت ماتحت کے فیصلہ کو منسوخ کرتا ہوں اور حکم دیتا ہوں کہ قاتل کو قصاص میں دار پر لٹکایا جائے۔ نیز یہ حکم بھی دیتا ہوں کہ عبرت کے لئے اس کی لاش شبانہ روز وسط شہر میں لٹکی رہے تاکہ پھر کسی دولت مند کو کسی غریب کا خون بہانے اور خون بہا دے کر رہائی پانے کی جرأت و امید نہ رہے۔

ہر چند محل کے اندر اور باہر بادشاہ سے سفارش کی گئی مگر سلطان نے اپنا آخری حکم واپس نہ لیا۔ اور قاتل کو تختہ دار پر لٹکا دیا گیا۔

فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَار

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہفت روزہ

خدام الدین

لاہور

جلد (۲) یوم جمعہ ۲۱ شوال ۱۳۷۵ھ مطابق یکم جون ۱۹۵۶ء شمارہ (۳)

آج کی سیاست

وحدت مغربی پاکستان کے قیام کے مقاصد میں سب سے بڑا مقصد یہ بیان کیا جاتا تھا کہ مغربی پاکستان میں موجودہ چھوٹے بڑے صوبوں میں جو آئے دن حصولِ اقتدار کی سرد جنگ جاری رہتی ہے۔ مجوزہ وحدت میں اس کا تدارک ہو جائے گا اور مرکزی حکومت کی دردسری میں کمی واقع ہو جائے گی۔ لیکن قیام مغربی پاکستان کے بعد جو حالات رونما ہوئے وہ اخبار بین طبقہ کی نظروں سے مخفی نہیں ہیں۔ ان کے فرائض صرف یہ ہوتے ہیں کہ نظم و نسق سنبھالے اور عوامی فلاح و بہبود کے لئے کام کرے۔ لیکن گزشتہ ۶ ماہ میں ہمارے ملک میں سوائے وزارتی جوڑ توڑ۔ ریشہ دوانیوں اور تخریبی کارروائیوں کے کچھ نہیں ہوا۔ ہمیں کسی سیاسی جماعت سے ہمدردی نہیں نہ کسی سے عناد ہے۔ "اللہ کے لیے دوستی اور اللہ کے لئے دشمنی" ہمارا مسلک رہا ہے۔ اور جو جماعت یا افراد بندگانِ خدا سے ہمدردی رکھیں گے ہم اُن کی اعانت و امداد کریں گے۔ لیکن افسوس ہے کہ ہمارے سیاسی معاشرے میں صحیح عوامی خدمت کا جذبہ رکھنے والے انسان شاید خوردبین سے بھی نظر نہ آسکیں جس طرف نظر اٹھاؤ نفسا نفسی کا عالم ہے۔ ہر ایک کسی نہ کسی لالچ میں بندھا ہوا ہے۔ ہماری قوم کے نام نہاد نمائندے اس زرین موقع سے پوری پوری منفعت حاصل کرنے کی فکر میں ہیں۔ اور عوام حیرت سے ان کا منہ تک رہے ہیں۔ قومی مسائل روز بروز الجھتے جا رہے ہیں۔ عوام کی فلاح و بہبود کا خیال نہ سہی۔ پاکستان کی سالمیت کے متعلق جملہ مسائل تک پس پشت ڈال دئے گئے ہیں۔ طعن سازی اور دشنام طرازی کا بازار گرم ہے۔ فریقین خود کو بہترین اور مد مخالف کو بدترین انسان یا جماعت ثابت کر رہے ہیں۔ اس خطرناک سیاسی بحران سے مرکزی حکومت بھی محفوظ نہیں۔ اور اس کے مستقبل کے بارے میں بھی طرح طرح کی چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ غرضیکہ صورت حالات کسی طرح بھی صحتمند نہیں۔

فی الحال اس سیاسی کشمکش کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ مگر شکست کھانے والی پارٹی عدالت کا دروازہ کھٹکھٹا رہی ہے۔ نہ معلوم عدالت میں کیا فیصلہ ہو۔ اس لیے یہی کہنا پڑے گا کہ یہ اقتدار کی جنگ ختم نہ ہوگی۔ بلکہ ایوان کے اندر اور باہر زیادہ تیز ہوگی۔ ہماری خواہش یہ ہے کہ خدا کرے یہ جنگ جلدی ختم ہو اور مغربی پاکستان میں ملک و قوم کے خیر خواہ آگے آئیں۔ ایسے افراد برسر اقتدار نہ آئیں جو حکومت کو اپنی یا اپنی جماعت کی اجارہ داری خیال کریں۔ ایسے افراد نہ ہوں جو زیادہ سے زیادہ اقتدار کے بھوکے ہوں اور اپنے مخالفین کو ایک نظر سے بھی نہ برداشت کر سکتے ہوں۔ جو ان کی مخالفت کرے۔ اُسے پاکستان ملک اور قوم مخالف کہنے لگیں۔

ہم اس جماعت کا خیر مقدم کریں گے۔ جو عوام سے بہت قریب ہوگی۔ تاکہ وہ روز مرہ کے مسائل' قحط گرانی۔ اشیائے خوردنی کی نایابی نظم و ضبط کی بد حالی۔ رشوت ستانی۔ خویش پروری اور تمام قسم کی سیاسی غلط کاریوں اور معاشرہ کی خرابیوں سے نبرد آزما ہو سکے۔ ایسی حکومت کا قیام باعث خیر و برکت ہے۔ جسے عوام کی اکثریت اچھی نگاہوں سے دیکھے اور جس کے سایہ تلے عوام خود کو محفوظ پائیں۔ ہمیں وہ حکومت چاہیئے جو اسلام کی بقا میں ممد و معاون ہو۔ اسلام کی تبلیغ و توسیع کرنے والوں کے راستہ میں حائل نہ ہو بلکہ ان کے لئے تقویت کا سامان بہم پہنچائے۔

ہم آخرکار دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ہماری کوتاہیوں کو نظر انداز کرتے ہوئے ہمیں اپنی رحمتوں کے سایہ میں رکھے۔

جمہوریہ اسلامیہ پاکستان

پاکستان کو جمہوریہ اسلامیہ بنے ہوئے دو ماہ سے زائد عرصہ گزر چکا ہے۔ مگر ابھی تک اس ملک میں کتاب و سنت پر عملدرآمد کرنے کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا۔ نہ کوئی نیکی رائج ہوئی اور نہ کوئی برائی بند ہوئی۔ جو حالت اعلان جمہوریہ اسلامیہ سے پہلے تھی وہی اعلان کے بعد بھی ہے۔ کیا برسراقتدار طبقہ کی نیت میں پھر فتور آگیا ہے اور وہ یہاں کتاب و سنت کو رائج کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے؟ وہ خود سے سن لیں اور سمجھ لیں کہ

(باقی صفحہ ۱۸ پر)

جیل کا وعظ

محمد مقبول عالم ۔ بی ۔ اے لاہور

فیصلہ دینے والے نے فیصلہ دیا۔
"اے یوسفؑ! تو بے گناہ ہے۔ اس بات سے درگزر کر اور بھول جا۔ اور اے ملکۂ عزیز! تو اپنے قصور کی معافی مانگ۔ تو نے سخت غلطی کی ہے"
(۱۲ : ۲۹)

اس پر مصر کی عورتوں میں چرچا ہوا۔ اور انہوں نے کہنا شروع کیا۔ کہ ملکہ عزیز نے اپنے غلام کو اُس کے ارادے سے پھیرنا چاہا ہے۔ وہ اُس پر فریفتہ ہو چکی ہے۔ اور سخت غلطی کر رہی ہے۔
ملکہ عزیز نے یہ شہرہ سنا تو اسے ایک چال سوجھی اُس نے ایک دعوتِ شاہانہ منعقد کی اور شہر کی معزز عورتوں کو کھانے پر بلایا اور انہیں چھریاں کانٹے دئے جب وہ کھانے میں مصروف ہو گئیں۔ تو یوسفؑ کو اُن کے سامنے سے گزرنے کا حکم دیا۔ عورتوں نے یوسفؑ کو دیکھا۔ تو دنگ رہ گئیں۔ اور انہوں نے بھول کر اپنے ہاتھ چھریوں سے کاٹ لئے۔ اور پھر بول اٹھیں:
"حاشا للہ" یہ تو کوئی معزز فرشتہ ہے۔
(۱۲ : ۳۱)

تب ملکہ عزیز کھڑی ہوئی۔ وہ اپنی چال میں کامیاب ہونے پر بہت خوش تھی۔ اس نے عورتوں سے یوں خطاب کیا:
"ہاں یہی ہے۔ وہ غلام جس کے بارے میں تم مجھے ملامت کر رہی تھیں۔ یہ صحیح ہے۔ کہ میں اُسے اپنے ارادے سے پھیرنا چاہا۔ لیکن وہ بچا رہا اور اب میں یہ اعلان کرتی ہوں۔ کہ اگر اُس نے میری بات نہ مانی۔ تو اُسے قید خانے میں ڈال دیا جائے گا۔ اور ذلیل و رسوا کیا جائے گا۔
یوسفؑ نے سنا تو اپنے رب سے یوں دعا کرنے لگا:
"اے میرے رب! قید بہتر ہے۔ اس لڑکی سے جس کی طرف یہ عورتیں مجھے بلاتی ہیں۔ اُن کی چال مجھ سے پھیر دے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں۔ اور جہالت کا ارتکاب کروں"
اللہ نے یوسف کی دعا قبول کی۔ اور ان کی چال کو اس نے پھیر دیا۔

اگرچہ حقیقت واضح ہو چکی تھی۔ کہ یوسفؑ بے گناہ ہے۔ اور وہ بُرائی کی طرف مائل نہیں ہو سکتا۔ لیکن جھوٹے وقار کو قائم رکھنے کے لئے اُسے ایک مدت تک قید خانے میں رکھنے کا حکم دیا گیا۔ تاکہ لوگ بھی اس قصے کو بھول جائیں۔ دو نوجوان بھی اُس کے ساتھ قید خانے میں ڈالے گئے اور تینوں اکٹھے ایام اسیری بسر کرنے لگے۔
ایک رات ان نوجوانوں نے عجیب خوابیں دیکھیں۔ اور صبح یوسفؑ سے بیان کیں۔
ایک نوجوان: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں انگوروں میں سے شراب نچوڑ رہا ہوں۔
دوسرا نوجوان: میں نے دیکھا کہ میں سر پر روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں۔ اور پرندے انہیں کھا رہے ہیں۔
دونوں نے یوسفؑ سے درخواست کی۔ کہ آپ نیک آدمی ہیں۔ ہمیں ان کی تعبیر بتائیں۔ یوسفؑ نے فرمایا۔
"سنو! آج دوپہر کا کھانا آنے سے پہلے پہلے میں تمہیں وہ علم دینا چاہتا ہوں۔ جو میرے رب نے مجھے سکھایا ہے۔ اور اس علم کی برکت سے میں تمہیں ان خوابوں کی تعبیر بھی بتاؤں گا"
چنانچہ یوسفؑ نے اپنا وعظ شروع کیا۔
"میرے ساتھیو! سنو! یہ اللہ کا دیا ہوا علم ہے میں اُس قوم کے مذہب کا پیروکار نہیں۔ جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے۔ اور اس کے حکموں پر نہیں چلتے اور آخرت پر یقین نہیں رکھتے۔ بلکہ میں اپنے بزرگوں اور اللہ کے برگزیدہ بندوں ابراہیم، اسحاق اور یعقوب کے مذہب کا پیروکار ہوں۔ ہمارے ہاں یہ مناسب نہیں۔ کہ کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرائیں۔ ہم اُسی کی بندگی کرتے ہیں۔ اور اُس کے سوا کسی کی بندگی نہیں کرتے۔ یہ اللہ کا خاص فضل ہے۔ جو ہم پر اور لوگوں پر ہوا۔ لیکن اکثر لوگ اللہ کا شکر ادا نہیں کرتے
اے میرے قیدی ساتھیو! کیا متفرق رب اچھے ہیں۔ یا ایک ہی خدا جو سب پر غالب ہے۔ تم اُس کو چھوڑ کر جن خداؤں کی عبادت کرتے ہو۔ وہ محض نام ہیں۔ جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے خود گھڑ لئے ہیں۔ اللہ کی طرف تمہارے پاس کوئی دلیل نہیں۔
اور سنو! حکمران فقط اللہ تعالےٰ ہے۔ اور کوئی نہیں۔ اُس نے یہ حکم دیا ہے۔ کہ میرے سوا کسی کی بندگی نہ کرو۔ بس یہ ہے۔ سیدھا اور صاف دین لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے اور جہالت میں مبتلا ہیں۔
میرے ساتھیو! اب اپنے خوابوں کی تعبیر سنو ایک تو رہائی پائے گا۔ اور اپنے آقا شاہ مصر کی خدمت پر مامور ہوگا۔ اور اُسے شراب پلائے گا اور دوسرا سولی دیا جائے گا۔ اور پرندے اُس کے سر سے اس کا گوشت نوچ کر کھائیں گے۔
بس یہی ہے۔ جو تم نے پوچھا تھا"۔
یوسفؑ نے اپنا وعظ ختم کیا۔ اور اس کے ساتھی گہری سوچ میں پڑ گئے۔ کچھ عرصے کی خاموشی کے بعد یوسفؑ نے رہائی پانے والے ساتھی سے کہا:
"جب تو اپنے آقا کے حضور جائے۔ تو میرا وہاں ذکر کرنا"

اسلام غیر مسلموں کی نظر میں

از جناب ماسٹر اللہ دتا عبداللہ پوری

ڈاکٹر جان لیسوز کی تحریر:-
آج تیرہ سو سال کا زمانہ گزر رہا ہے، مگر مدعیان مذہب آج تک قرآن پاک کے ایک جملہ کا سا جملہ نہ بنا سکے، اور عرب کے فصحا و بلغا کو سورۃ اخلاص دیکھ کر کہہ دینا پڑا کہ یہ انسان کا کلام نہیں، اسلام کی تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ ہزاروں دشمن موجود تھے اور ہیں، مگر تحریف کرنے سے مجبور۔ جامعیت ایسی کہ دنیا ویسا کلام دوبارہ نہ پیش کر سکی، وید، پران اور منو سمرتیاں بتلاتی ہیں کہ ہمارے یہاں تحریف موجود ہے، موجودہ انجیل بھی شہادت دیتی ہے، مگر اسلام اور اس کی مقدس کتاب کو ابدالآباد تک فخر رہے گا کہ وہ تمام نقائص سے پاک ہے، تحریف و زیادتی سے محفوظ ہے، اور محفوظ رہے گی، یہ روحانیت ہی کا نسخہ ہے کہ وہ نور جو فاران پر چمکا تھا اس نے قریب قریب ساری دنیا کو روشن و منور کر کے چھوڑا بنی اسرائیل کی روٹی دوسروں کے آگے نہ ڈالی جائے گی۔ دنیا کا سب سے بڑا روحانی فلاسفر تخلقوا باخلاق اللہ (ترجمہ اخلاق کا سبق خدا سے لو) کہہ کر دنیا کو اخلاق کا سبق دے گیا یہیں تک نہیں بلکہ فرماتا ہے کہ تم زمین والوں پہ رحم کرو، آسمان والا تم پہ رحم کرے گا۔ پھر مکرر ارشاد ہوتا ہے، نیک اللہ کے لئے اور گنہگار میرے لئے ہیں، اور اس کے بعد اللہ کا کلام یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ (قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے نبی اور مومنوں کو رسوا نہیں کرے گا، سنا کر تسکین دے دیتا ہے، یہی سب وجوہ ہیں، جن کے باعث اسلام نے ساری دنیا کو گود میں بٹھا کر غیروں سے خراج تحسین حاصل کر لیا۔ مذکورہ بالا باتوں کو دیکھ کر ایک منصف مزاج کہہ دے گا کہ اسلام کی روحانیت کے مقابلہ میں گنگا اور جمنا بھی پانی پانی ہو جاتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبۃ الجمعہ ۱۴ شوال ۱۳۷۵ھ - ۲۵ مئی ۱۹۵۶ء

مرتے دم تک مسلمان رہنے کا حکم

از جناب شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب خطیب جامع مسجد شیرانوالہ لاہور

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ ۔ سورہ آل عمران۔ رکوع ۱۱ - پارہ ۴

ترجمہ - اے ایمان والو - اللہ سے ڈرو۔ جیساکہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور مرنا تو مسلمان ہی مرنا۔

ابراہیم علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام کی اپنے بیٹوں کو وصیت

وَوَصَّىٰ بِهَا إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ يَا بَنِيَّ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَىٰ لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ ۔ سورۃ البقر رکوع ۱۶ پارہ ۱

ترجمہ اور ابراہیمؑ نے اپنے بیٹوں کو اسی بات کی وصیت کی اور یعقوبؑ نے بھی - کہ بیٹا اللہ نے تمہارے لئے یہی دین پسند فرمایا ہے، پھر نہ مرنا مگر مسلمانی پر۔

شاہ عبدالقادر صاحبؒ کا حاشیہ

اس آیت کے حاشیہ پر حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں، "یعنی ایک دم کے لئے دین کو نہ چھوڑیو مرتے وقت تک اسی دین میں مرجائیو"

حاصل

یہ نکلا کہ مسلمان کو مرتے دم تک ہر معاملہ میں اسلام کے احکام کی پابندی لازمی ہے، اور یہ فیصلہ ہے کہ اسلام کے احکام کا اصل منبع قرآن مجید ہے، اور اس کی مکمل عملی تشریح حدیث رسول خدا ہے۔

سکرات کے وقت کیا کرنا چاہیئے

مسلمانوں میں عام طور پر یہ رسم پائی جاتی ہے کہ جب مریض پر سکرات طاری ہوتی ہے، اس وقت عورتیں چیخ چیخ کر رونا شروع کر دیتی ہیں، اور رونے کا اتنا شور ہوتا ہے کہ کوئی بات کرنے کو سنائی نہیں دیتی، حالانکہ یہ چیز اسلام کے قاعدہ کے بالکل خلاف ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ملاحظہ ہو:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رواہ مسلم ابی سعیدؓ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے، فرمایا - کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، اپنے مرنے والوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو۔

تلقین کا طریقہ

یہ ہے کہ مرنے والے کے پاس بیٹھ کر آہستہ آہستہ دھیمی آواز سے لا الہ الا اللہ - لا الہ الا اللہ پڑھا جائے، تاکہ مرنے والا سن کر وہ بھی کلمہ پڑھنے لگ جائے اور اس کا خاتمہ اسی کلمہ پر ہو جائے۔

کلمہ پڑھتے پڑھتے مرنے کا ثواب

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ رواہ ابوداؤد۔

ترجمہ - معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے، کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو، وہ بہشت میں داخل ہوگا۔

مرنے والے کے پاس سورہ یٰس پڑھنی چاہیئے

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا سُورَةَ يٰسٓ عَلَىٰ مَوْتَاكُمْ رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجہ۔

ترجمہ - معقل بن یسارؓ سے روایت ہے، کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مرنے والوں پر سورۃ یٰس پڑھو۔

میت کو بوسہ دینا جائز ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِي حَتَّىٰ سَالَ دُمُوعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَىٰ وَجْهِ عُثْمَانَ رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجہ۔

ترجمہ - عائشہؓ سے روایت ہے، کہا - تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعونؓ کو مرنے کے بعد بوسہ دیا۔ اور آپ رو رہے تھے، یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو عثمانؓ کے چہرے پر گرے۔

بلا آواز نکالے رونا جائز ہے

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ اگر کوئی شخص بلا آواز نکالے روئے تو جائز ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ رواہ الترمذی وابن ماجہ۔

ترجمہ - عائشہؓ سے روایت ہے، کہا بیشک ابوبکرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات کے بعد بوسہ دیا تھا۔

میت کو جلدی دفن کر دینا چاہیئے

مسلمانوں میں یہ رسم دیکھی جاتی ہے کہ فلاں رشتہ دار نے راولپنڈی سے آنا ہے، فلاں نے پشاور سے آنا ہے، اس لئے ان کے آنے کا انتظار کیا جائے، یہ چیز بھی خلاف شرع ہے۔

آنسو بہانا ممنوع نہیں

زبان سے شکایت کا کوئی لفظ نہ نکالا جائے

عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَىٰ أَبِي سَيْفٍ الْقَيْنِ وَكَانَ ظِئْرًا لِإِبْرَاهِيمَ فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ فَقَبَّلَهُ وَشَمَّهُ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَإِبْرَاهِيمُ يَجُودُ بِنَفْسِهِ فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ إِنَّهَا رَحْمَةٌ ثُمَّ أَتْبَعَهَا بِأُخْرَىٰ فَقَالَ إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضَىٰ رَبُّنَا وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا إِبْرَاهِيمُ لَمَحْزُونُونَ متفق علیہ

ترجمہ - انسؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوسیف لوہار کے ہاں گئے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے ابراہیم کی دایہ کے شوہر تھے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کو اٹھا لیا، پھر اس کا بوسہ لیا، اور سونگھا، اس کے بعد پھر ہم ابوسیفؓ کے ہاں گئے ابراہیم اس وقت حالت نزع میں تھے، اس کو دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں آنسو بہانے لگیں، عبدالرحمٰن

بن عوف سے عرض کی یا رسول اللہ آپ بھی روتے ہیں، آپ نے فرمایا، اے ابن عوف یہ (آنسو) رحمت ہیں، اس کے بعد آپ کی آنکھوں میں سے پھر آنسو جاری ہو گئے، اور آپ نے فرمایا، آنکھیں آنسو بہاتی ہیں، اور دل غمگین ہے، اور ہم اپنی زبان سے نہیں کہتے، مگر وہی بات جس سے ہمارا پروردگار راضی ہو، اور اے ابراہیم ہم تیری جدائی سے البتہ غمگین ہیں۔

رخساروں پر ہاتھ مارنے والیاں، گریبان پھاڑنے والیاں اور بین کرنے والیاں مسلمانوں کی جماعت سے خارج ہیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ متفق علیہ

ترجمہ۔ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو رخسار کو پیٹے، گریبان کو پھاڑے، اور ایام جاہلیت کی طرح پکار پکار کر روئے۔

عبرت

مسلمان عورتوں کو حضور انور کے اس اعلان سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے، اور مذکورالصدر کاموں سے بچنا چاہیئے، تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راضی رہیں، اور قیامت کے دن شفاعت فرمائیں۔

صبر وہی ہے جو مصیبت کے شروع میں کیا جائے

عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ تَبْكِيْ عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ قَالَتْ اِلَيْكَ عَنِّيْ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيْبَتِيْ وَلَمْ تَعْرِفْهُ فَقِيْلَ لَهَا اِنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِيْنَ فَقَالَتْ لَمْ اَعْرِفْكَ فَقَالَ اِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى متفق علیہ

ترجمہ۔ انس رضی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گذرے جو ایک قبر پر رو رہی تھی، تب آپ نے فرمایا۔ خدا سے ڈر اور صبر کر۔ اس نے کہا مجھ سے ہٹ جا، کیونکہ تمہیں مجھ جیسی مصیبت نہیں پہنچی، اس (عورت) نے آپ کو پہچانا نہیں تھا، پھر اس سے کہا گیا، تحقیق وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر آئی، اور وہاں دربانوں کو نہ پایا، پھر عرض کی، میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا، پھر آپ نے فرمایا۔ صبر تو صدمہ کے شروع میں ہوتا ہے۔

معنے

صبر وہ ہوتا ہے کہ جب مصیبت آئے، اور چوٹ لگے۔ اس وقت اللہ کی رضا پر راضی رہے اور سوائے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کے اور کوئی کلمہ زبان سے نہ نکالے جس میں شکایت پائی جاتی ہو۔

اولاد کے مرنے پر صبر کرنے کا اجر بہشت ہے

عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمَلٰئِكَتِهٖ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ مَاذَا قَالَ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُوْنَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ ابْنُوْا لِعَبْدِيْ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ رواہ احمد والترمذی

ترجمہ۔ ابی موسی الاشعری سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کسی مومن بندے کا بچہ مرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے، کہ تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کر لی، وہ کہتے ہیں۔ ہاں۔ پھر فرماتا ہے، تم نے اس کے دل کے پھل کو توڑ لیا، وہ کہتے ہیں۔ ہاں، پھر اللہ تعالیٰ، پوچھتا ہے، میرے بندے نے کیا کہا پھر عرض کرتے ہیں، تیری تعریف کی اور اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہا، پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میرے بندے کے لئے بہشت میں ایک گھر بناؤ، اور اس کا نام بیت الحمد رکھو (یعنی شکریے کا گھر)

دعا

اللہ تعالیٰ مسلمان مردوں اور عورتوں کو اس صحیح راستہ پر چل کر بہشت میں گھر بنوانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا الہ العالمین۔

تین یا دو بچے مرنے پر صبر کرنے سے بہشت کا داخلہ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنِسْوَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ لَا يَمُوْتُ لِاِحْدٰكُنَّ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبُهٗ اِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِّنْهُنَّ اَوِ اثْنَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَوِ اثْنَانِ رواہ مسلم وفی روایۃ لہما ثَلٰثَةٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ

ترجمہ۔ ابی ہریرہ سے روایت ہے۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی چند عورتوں سے فرمایا کہ تم میں سے جس کے تین بچے مر جائیں، اور وہ صبر و شکر کے ساتھ ثواب کی طالب ہو، تو وہ جنت میں داخل ہوگی، یہ سن کر ان عورتوں میں سے ایک نے عرض کی یا دو یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا۔ یا دو۔

میت کا مال فقط چار جگہوں پر خرچ ہوگا

اوّل۔

میت کے جنازے کو لحد قبر تک پہنچانے میں جو خرچ ہوگا، وہ اسی کے مال میں سے وصول کیا جائے گا۔ مثلاً کفن کا کپڑا، کفن سینے والے کی اجرت، میت کو نہلانے والے کی اجرت (اگر وہ مفت نہ نہلائے) جنازے کو قبرستان تک پہنچانے والوں کی اجرت (اگر مفت پہنچانے والے نہ مل سکیں) قبر کھودنے والوں کی اجرت سقہ کی اجرت۔

دوم۔

کفن دفن سے فارغ ہونے کے بعد اگر میت پہ قرض ہے، تو وہ اس کے مال میں سے ادا کیا جائے۔

سوم۔

اگر میت کوئی وصیت کر گیا ہے، جو کہ اس کے ایک تہائی مال میں سے جائز تھی، تو وہ پوری کی جائے۔

چہارم

پہلی تین چیزوں سے فارغ ہونے کے بعد شریعت نے جن وارثوں کو مال دلایا ہے ان کو بقیہ مال تقسیم کر دیا جائے۔

میت کے لئے خیرات

شریعت نے میت کے مال میں سے اس کے لئے خیرات کرنے کی کوئی مد مقرر نہیں رکھی، البتہ یہ جائز ہے کہ جو وارث بالغ ہیں، وہ اپنے حصہ میں سے کچھ یا سارا حصہ خیرات کر کے میت کی روح کو ثواب پہنچانا چاہیں تو جائز ہے۔

یہ شہادت گہ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

انہوں نے دین کب سیکھا ہے جا کر شیخ کے گھر میں
پلے کالج کے چکر میں مرے صاحب کے دفتر میں

کیا کہوں احباب کیا کار نمایاں کر گئے
بی اے ہوئے نوکر ہوئے پنشن ملی اور مر گئے

مرتبہ :—— چوہدری عبدالرحمٰن خاں صاحب

آج مورخہ ۱۳ شوال ۱۳۷۵ھ مطابق ۲۴ مئی ۱۹۵۶ء مخدومنا و مرشدنا حضرت مولینا احمد علی صاحب مدظلہ العالی نے ذکر کے بعد مندرجہ ذیل تقریر فرمائی :——

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

امّا بعد :— میں آپ سے ہمیشہ عرض کیا کرتا ہوں کہ یہ مجلس ان احباب کے لئے ہے۔ جن کو اللہ اللہ کرنے کا تعلق مجھ سے ہے۔ ان احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے کچھ نہ کچھ عرض کر دیا کرتا ہوں۔ سرکاری مدارس میں نہ تعلیم ہوتی ہے اور نہ تربیت۔ دینی مدارس میں تعلیم تو ہوتی ہے۔ مگر تربیت نہیں ہوتی۔ تعلیم سے ایک چیز سمجھ میں آ جاتی ہے۔ لیکن عملی رنگ نہیں چڑھتا۔ تربیت سے قال حال بن جاتا ہے۔ خطبہ جمعہ اور صبح کے درس قرآن مجید میں تعلیم ہوتی ہے۔ اس مجلس میں جو کچھ میں عرض کرتا ہوں۔ وہ اس جماعت کی اصلاح باطن کے لئے مفید ہوتا ہے بیعت لینے والے اور کرنے والے دونوں کی کچھ ذمہ داری ہوتی ہے۔ بیعت لینے والے کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ اگر قیامت کے دن اللہ تعالےٰ اس سے پوچھ بیٹھے کہ میں نے اتنے بندوں کو جو تیرے دامن سے وابستہ کر دیا تھا تو نے ان کی کیا رہنمائی کی تو وہ اپنے بچاؤ کے لئے کوئی تسلّی بخش جواب دے سکے۔ اسی طرح بیعت کرنے والے کو بھی اگر قیامت کے دن پوچھا جائے کہ میں نے اپنے فلاں بندے سے جو تجھ کو وابستہ کر دیا تھا۔ اس نے جو تیری رہنمائی کی تھی اس پر عمل کیا تھا۔ تو وہ اپنی صفائی دے سکے۔ میری آج کی تقریر کا عنوان ہے

دُنیا میں مُؤمن کو کس طرح رہنا چاہئیے؟

یہ ایک مستقل نظریہ ہے کہ مؤمن کو دُنیا میں کس طرح رہنا چاہیئے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :-

زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّھَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِیْنَ وَ الْقَنَاطِیْرِ الْمُقَنْطَرَۃِ مِنَ الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ وَالْخَیْلِ الْمُسَوَّمَۃِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ط ذٰلِکَ مَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ج وَاللّٰہُ عِنْدَہٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۝ قُلْ اَؤُنَبِّئُکُمْ بِخَیْرٍ مِّنْ ذٰلِکُمْ ط لِلَّذِیْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّھِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا وَ اَزْوَاجٌ مُّطَھَّرَۃٌ وَّ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ ط وَاللّٰہُ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ

(سورہ آل عمران۔ رکوع ۲۔ پ ۳)

ترجمہ :— لوگوں کو مرغوب چیزوں کی محبت نے فریفتہ کیا ہوا ہے جیسے عورتیں اور بیٹے اور سونے چاندی کے جمع کئے خزانے اور نشان کئے ہوئے گھوڑے اور مویشی اور کھیتی۔ یہ دنیا کی زندگی کا فائدہ ہے۔ اور اللہ ہی کے پاس اچھا ٹھکانہ ہے۔ کہدے کیا میں تمہیں اس سے بہتر بتاؤں۔ پرہیزگاروں کے لئے اپنے ربّ ہاں باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور پاک عورتیں ہیں۔ اور اللہ کی رضا مندی ہے اور اللہ بندوں کو خوب دیکھنے والا ہے۔

فرماتے ہیں انسان کو خواہشات بڑی پیاری ہوتی ہیں۔ سب سے پہلے بیوی کا نام لیتے ہیں۔ پھر بیٹے بڑے پیارے۔ بیوی بچّے کو پہلے ہی تیار رکھتی ہے۔ دفتر سے بابو صاحب آئے اور بچّے کو سیر کرانے کے لئے باغ میں لے گئے۔ عصر کی نماز بھی گئی اور مغرب کی بھی گئی بعض روایات میں عورتوں کو حبائل الشیاطین کہا گیا ہے۔ جس طرح بھینسے کے گلے میں رسّہ ڈالدیا جائے تو وہ کہیں جا نہیں سکتا۔ اسی طرح بیوی کا رسہ گلے میں ڈالا جائے تو وہ محبوب ہو جاتی ہے اور ماں روتی رہتی ہے۔ بعض مائیں میرے پاس روتی ہوئی آتی ہیں ابھی چند دن ہوئے ایک عورت میرے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میرا خاوند عیاش ہے۔ میرے پانچ لڑکے ہیں۔ سب سے بڑا لڑکا ہزار روپیہ تنخواہ لیتا تھا۔ اب چھ سات مہینے ہوئے وہ بدبخت مر گیا ہے۔ باقی چار بھی معقول تنخواہیں لیتے ہیں۔ لیکن میں ان کی کمائی سے ایک پیسہ کی بھی روادار نہیں۔ میں نے ان پانچوں کو محنت مزدوری کر کے پڑھایا۔ جب بڑے لڑکے سے کچھ مانگتی تھی تو وہ جواب دیتا کہ میں کچھ نہیں دوں گا۔ میری بیوی دیتی ہے۔ تو لے لو۔ اگر کبھی اپنی محنت مزدوری کا ذکر کرتی ہوں تو سب یہی جواب دیتے ہیں کہ مائیں ایسا کرتی ہی ہیں۔ تم نے کوئی نئی بات نہیں کی۔ میں نے کہا۔ صبر کرو۔ پہلے بیٹوں کے لئے محنت مزدوری کرتی تھی۔ اب اپنے لئے کرلو۔

اگر مرد مر جائے تو عورت اولاد کو کسی نہ کسی طرح خوش رکھتی ہے۔ لیکن اگر عورت مر جائے تو مرد اولاد کو خوش نہیں رکھ سکتا۔

بیوی بچّے بڑے پیارے ہوتے ہیں۔ ان کی ضروریات پوری کرنے کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ اس لئے آگے فرمایا کہ سونے چاندی کے ڈھیر بھی بڑے پیارے ہوتے ہیں۔ آجکل تو مہریں

ہیں۔ لیکن پہلے زمانہ میں سواری کے لئے گھوڑے ہوتے تھے۔ اس لئے گھوڑوں کا بھی ذکر فرما دیا۔ دودھ پینے کے لئے گائے بھینس چاہیے ان کے لئے کھیتی باڑی چاہئے کھیتی کے لئے بیل چاہئیں۔ یہ سب انسان کی مرغوب طبع چیزیں ہیں۔ ان سب کا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں

ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

یہ سب دُنیا کا ساز و سامان ہے!
اللہ کے ہاں بہتر بازگشت ہے۔ واللہ عندہ حسن المآب
بیوی۔ اولاد اور برادری سب طمع کے یار ہیں۔ بیوی کو کما کر دیتے جائیے تو خوش۔ اگر نہ دیں تو منہ سجائے گی۔ بچے کو پیسہ نہ دیں تو پھر دیکھیے کیا کرتا ہے۔ روئے گا۔ دولتیاں چلائے گا۔ اُوصی نفسی اولاً وایاکم بعدہ۔ پہلے اپنے نفس سے اور پھر آپ سے کہتا ہوں کہ ہمیں سمجھایا جا رہا ہے کہ ان سب چیزوں کو مقصود بالذات نہ بنانا۔ مقصود بالذات فقط اللہ کی ذات ہو۔ ٹھیک ہے بیوی چاہیئے۔ تاکہ خود روٹی پکانی نہ پڑے اور نماز میں ہرج واقع نہ ہو۔ اولاد کی اس لئے خواہش ہونی چاہیئے کہ ہمارے مرنے کے بعد دعائے مغفرت کرتے رہیں۔ یہ تو اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ملاحظہ ہو:۔

عن ابن عمرؓ قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببعض جسدی فقال کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل وعد نفسک فی اهل القبور

(رواہ البخاری)

ترجمہ:۔ (حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے جسم کے کسی حصہ کو پکڑا۔ پھر فرمایا دنیا میں اس طرح رہ گویا کہ تو مسافر ہے۔ اور اپنے آپ کو قبر والوں میں شمار کر)

اسباب دنیا بے شک بہم پہنچایئے۔ لیکن یہی سمجھا جائے کہ ہم مسافر ہیں۔ اسباب دنیا مقصود بالذات نہیں۔ یہ سب کچھ ہمیں چھوڑ کر جانا پڑیگا۔ یہ تو حضورؐ کا ارشاد ہے۔ اب اس کا نمونہ خود بن کر دکھاتے ہیں۔

عن ابن مسعودؓ ان رسول اللہ علیہ وسلم نام علی حصیر وقد اثر فی جسدہ فقال ابن مسعود یا رسول اللہ لو امرتنا ان نبسط لک ونعمل فقال مالی وللدنیا وما انا والدنیا الا کراکب استظل تحت شجرۃ ثم راح وترکها

(کتاب الرقاق مشکوٰۃ رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ)

ترجمہ:۔ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوریئے پر سوئے۔ سو کر اٹھے تو آپ کے جسم مبارک پر بوریئے کے نشان تھے۔ ابن مسعودؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اگر آپؐ ہم کو حکم دیدیتے تو ہم آپؐ کے لئے بستر بنا دیتے اور آپؐ کے لئے آرام کے اسباب مہیا کر دیتے آپؐ نے فرمایا مجھ کو دنیا سے کیا مطلب میری اور دُنیا کی مثال ایسی ہے جیسا کہ کوئی سوار کسی درخت کے نیچے ٹھہر کر سایہ سے فائدہ اٹھائے اور پھر چل دے (اور درخت کو اپنی جگہ چھوڑ جائے۔)

سب کچھ ہو لیکن دل میں خدا کے سوا کچھ نہ ہو ع

دلا تو رسم تعلق ز مرغ آبی جو!
گرچہ غرق بدریاست خشک پر برخواست

میں نے پہلے قرآن مجید اور پھر احادیث عرض کیں۔ قرآن مجید اصل ہے۔ حدیث شریف میں اس کی تفصیل ہوتی ہے۔ مقصود بالذات فقط اللہ کی ذات ہو۔ جو چیز بھی اللہ کے نام سے ٹکرائے اس کو اڑا دیا جائے۔ مقصود اور غیر مقصود میں یہی فرق ہوتا ہے کہ تصادم کے وقت مقصود کو بحال رکھا جاتا ہے اور غیر مقصود کو ہٹا دیا جاتا ہے۔ مثلاً گھر میں بیوی اور نوکرانی کی اگر ٹکر ہو تو نوکرانی کو نکال دیا جاتا ہے۔ بیوی کو کوئی نہیں نکالتا۔

اب دیکھئے ساری دنیا کس طرح اللہ کے مقابلہ میں اُڑتی ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ الآیہ

(سورۃ المجادلۃ رکوع ۳ پ ۲۸)

(ترجمہ:۔ آپ ایسی کوئی قوم نہ پائیں گے جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اور ان لوگوں سے بھی دوستی رکھتی ہو جو اللہ اور اس کے رسولؐ کی مخالفت کرتے ہوں۔ گو وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے کے لوگ ہی کیوں نہ ہوں یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان لکھ دیا ہے)

جن کو اللہ کی رضا مقصود ہوتی ہے۔ وہ باپ کو چھوڑ دیتے ہیں مگر اللہ کو نہیں چھوڑتے۔ اسی طرح بیٹوں۔ بھائیوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ مگر اللہ کو ناراض نہیں کرتے۔ جو باپ بیٹوں اور بھائیوں کو چھوڑ سکتا ہے۔ اس کے لئے بیوی کو چھوڑنا مشکل نہیں۔ وہ تو ہے ہی غیر۔ چار بیویاں اور سولہ بیٹے ہوں۔ اور وہ اللہ سے نہیں ٹکراتے تو ان سے ہماری نبھ جائے گی۔ فہو المراد۔ لیکن اگر ایک ہی بیوی ہو اور وہ اللہ سے ٹکرائے تو اس کو بھی اُڑا دیا جائے گا۔ بیوی اولاد اور برادری کئی کام خلاف شرع کرا لیتی ہے۔

اس آئینہ میں مسلمان کا منہ دیکھئے! اکثریت اسباب دُنیا کو مقصود بنائے بیٹھی ہے قرآن کی تعلیم اور اللہ والوں کی صحبت ہو تو پھر اللہ تعالےٰ کے مقابلہ میں کسی کی پروا نہیں رہتی۔ قرآن کی تعلیم سے جرأت ایمانی پیدا ہوتی ہے۔ دل ہے زمین۔ کلمہ طیبہ ہے بیج۔ چشمہ آبحیات ہے قرآن۔ ہادی ہے پانی دینے والا۔ یہ نسخہ ہے۔ اس سے یقیناً شفا ہو جائے گی۔

حاصل

یہ نکلا کہ مومن کو دُنیا میں اس طرح رہنا چاہئے کہ اللہ کی رضاء مقصود ہو۔ اس کے حاصل کرنے کے ذرائع کتاب وسنت ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان ذرائع سے مجھے اور آپ کو فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔ قرآن کی تعلیم اور صحبت سے ایمان میں قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ صحبت کے متعلق اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے:۔

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ

یہ وہ ہیں جو رات دن یاد الٰہی میں شاغل رہتے ہیں۔ ان کی زندگی بھی محمود اور موت بھی محمود۔

اگر اللہ تعالےٰ کی رضا کو مقصود بالذات نہ بنایا تو پھر دنیا میں بے چینی اور آخرت میں عذاب ہوگا۔

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى الآیۃ

(سورہ طٰہٰ رکوع ۷ پ ۱۶)

اسلام اور عورت

از جناب میاں عبدالرحمٰن (لودھیانوی) بی اے بی ٹی پرنسپل عثمانیہ کالج شیخوپورہ

(۱) اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ الیٰ آخرہٖ (پ ۲۲ - ع ۲)

تحقیق مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، ایماندار مرد اور ایماندار عورتیں - بندگی کرنے والے مرد اور بندگی کرنے والی عورتیں - سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں - صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں تواضع وخشوع کرنے والے مرد اور تواضع وخشوع کرنے والی عورتیں - خدا کو بہت سا یاد کرنے والے مرد اور بہت یاد کرنے والی عورتیں ان کے لئے اللہ نے بخشش اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے -

مذکورہ آیت کا شان نزول یہ ہے کہ بعض نیک بخت عورتوں کو خیال ہوا تھا - کہ ان سے پہلی آیات میں ازواج مطہرات کا ذکر تو آیا عام عورتوں کا کچھ حال بیان نہیں ہوا - تو اس پر یہ آیت اتری تاکہ تسلی ہو جائے کہ عورت ہو یا مرد - اللہ کے ہاں کسی کی محنت اور کمائی ضائع نہیں جاتی جس طرح مردوں کو روحانی واخلاقی ترقی حاصل کرنے کے ذرائع حاصل ہیں - اسی طرح عورتوں کے لئے بھی یہ میدان کشادہ ہے

(۲) قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ الخ (سورہ نور - پ ۱۸ - رکوع ۱۰)

ایمان والی عورتوں کو کہہ دیجئے کہ وہ اپنی آنکھیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتی رہیں اور اپنا سنگار سوائے کھلی چیز کے کسی کو نہ دکھائیں اور اپنے گریبانوں کو اوڑھنی ڈال لیں اور اپنی زینت سوائے اپنے خاوند - باپ خسر - بیٹے - خاوند کے بیٹے - بھتیجے بھانجے - میرے یا اپنی عورتوں اور لونڈیوں کے کسی کو نہ دکھائیں - اور اپنے پاؤں کو زمین پر نہ ماریں -

خلاصہ یہ کہ عورت کو کسی قسم کی خلقی یا کسبی زیبائش کا اظہار سوائے محرمان کے اور کسی کے سامنے جائز نہیں - عورتوں کو گھروں میں ٹھہرنے کا حکم دیا - زمانہ جاہلیت کی طرح باہر نکل کر حسن وجمال کی نمائش کرتی نہ پھریں - ایک مسلمان عورت ہر حال اپنے گھر کی زینت بنے اور باہر نکل کر شیطان کو تاک جھانک کا موقع نہ دے - گو بعض حالات خصوصی میں عورت کا گھر سے باہر نکلنا ستر میں جائز ہے بشرطیکہ فتنہ کا گمان نہ ہو -

(۳) مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً

مومن مرد اور عورت اور جو کوئی بھی نیک عمل کرے گا - خدا تعالیٰ انہیں پاکیزہ زندگی عطا فرمائیں گے -

احادیث

(۱) حضرت ابو سعید خدری رضی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اکرم عید الضحیٰ یا عید الفطر کی نماز کو عیدگاہ کی طرف چلے راستہ میں آپ کا گزر عورتوں کے ایک ہجوم کے پاس ہوا - آپ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اے عورتو! تمہیں صدقہ دینا چاہیئے - کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ سب سے زیادہ دوزخ میں عورتیں ہوں گی - عورتوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیوں؟ حضور اکرم نے فرمایا کہ اول تو اس لئے کہ تم لعنت ملامت زیادہ کرتی ہو - دوسرے اپنے شوہر کی ناشکری کی صفت بھی تم میں ہے - تیسرے یہ کہ تم سے زیادہ عقل ودین میں کمزور اور مرد فرزانہ کے لئے ہوش ربا کوئی دوسرا نہیں - یہ سن کر وہ عرض کرنے لگیں - یا رسول اللہ ہم ناقص العقل کس وجہ سے ہیں اور ناقص دین کیوں ہیں - آپ نے فرمایا کیا عورت کی گواہی مرد کی گواہی کی نصف نہیں ہے - انہوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ یہ بات تو ضروری ہے فرمایا کہ بس یہی عقل کی کمی کی وجہ سے ہے - پھر فرمایا کیا یہ بات نہیں ہے کہ جب کوئی عورت حائضہ ہو تو اس پر نہ نماز ہے نہ روزہ - عورتوں نے کہا ہاں! یا رسول اللہ یہ بھی صحیح ہے - ارشاد فرمایا بس یہی دین کا نقص ہے - (مشکوٰۃ)

(۲) حضرت ابو ہریرۃ کہتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - عورتوں کے متعلق میری نصیحت قبول کرو - عورتیں بائیں پسلی سے پیدا کی گئی ہیں - پسلی میں سب سے زیادہ ٹیڑھا حصہ اوپر کی جانب کا ہوتا ہے - اگر تم اس کو سیدھا کرنا چاہو تو وہ سیدھا کبھی نہ ہوگا - بلکہ ٹوٹ جائے گا - اور اگر اسی طرح چھوڑ دو گے تو ٹیڑھے کا ٹیڑھا ہی رہے گا -

(۳) حضرت انس رض کہتے ہیں رسول اکرم صلعم نے فرمایا جو عورت پانچوں وقت کی نماز پڑھتی رہی اور ماہ رمضان کے پورے روزے رکھتی رہی اور اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھا اور اپنے شوہر کی اطاعت کرتی رہی تو وہ جنت کے جونسے دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو سکتی ہے -

(۴) حضرت ابو ہریرہ رض کہتے ہیں کہ رسول اکرم نے فرمایا اگر کسی کو سجدہ کی اجازت دی جاتی تو میں عورت کو یہ حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے -

(۵) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اکرم نے فرمایا جس عورت کا شوہر اس سے رضامندی کی حالت میں مر جائے تو وہ عورت جنت میں داخل ہو جائے گی -

(۶) حضرت حکیم ابن معاویہ کہتے ہیں میرے والد نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم سے عرض کیا - یا رسول اللہ ہم میں سے کسی کی بیوی کا اس پر کیا حق ہے - حضور نے فرمایا جس وقت کھانا مانگے کھانے کو دے - پہننے کو طلب کرے تو پہننے کے واسطے دے اور نہ اس کے منہ پر مارے - اور نہ گالی دے نہ برا بھلا کہے اور گھر کے علاوہ اس کو کہیں اکیلا نہ چھوڑے -

(۷) حضرت ثوبان رض کہتے ہیں رسول اکرم نے فرمایا جو عورت اپنے شوہر سے بغیر ضرورت طلاق کی خواہاں ہوگی تو اس پر جنت کی خوشبو بھی حرام ہو گی -

(۸) حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں - رسول اکرم سے عرض کیا گیا - عورتوں میں سے کونسی عورت بہتر ہے - فرمایا وہ عورت جو اپنے خاوند کو دیکھے تو خوش ہو - اگر وہ کوئی حکم دے تو اس کو بجا لائے - اگر کسی بات کو وہ برا سمجھے تو اپنی ذات اور مال میں اس کی مخالفت نہ کرے -

(۹) عورت سراپا پردے اور چھپانے کی چیز ہے - جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے خوب غور سے تکتا ہے اور اسے اپنے دام میں پھنسانے کی تدبیریں کرتا ہے -

۱۰ جب کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہا بیٹھے گا تو تیسرا شیطان ہوگا (جو بد معاشی پر آمادہ کرے گا)

ایمان والی عورت کے لئے حرام ہے کہ بغیر محرم کے ایک دن رات کا سفر کرے اسی لئے

(باقی ص ۱۴ پر)

اسلام حضرت عمرؓ :

آپ تو فاروقؓ ہیں اعظم ہیں عمر کچھ بھی نہ تھے — جب تک اسلام نہ لائے تھے عمر کچھ بھی نہ تھے

اِن کا اِسلام وہ اعجاز رسول اکرم — تازگی آتی ہے ایمان میں جس سے پیہم

پیکرِ کفر ہیں شمشیر بکف نکلے ہیں! — تیغ اسلام ہیں جب لوٹ کے گھر آئے ہیں

جاتے ہیں تا کہ مٹے قضیۂ اسلام کہیں — آتے ہیں تا کہ بڑھے شہرۂ اسلام کہیں

لذّتِ واقعہ تفصیل کی خواہاں ہے مگر — تنگ دامانی پہ بھی رولتا ہوں کچھ گوہر

ہر طرف شور ہے لو آ گیا اسلام اسلام — ایک ہنگامہ ہے لو جاتے ہیں اصنام اصنام

کب تک سنتے عمر اور نہ برہم ہوتے — آخرش ٹھان ہی لی دل میں غضب کے مارے

چل پڑے ہاتھ میں تلوار برہنہ لے کر — قتل کا دل میں شہ دیں کے ارادہ لے کر

نام اسلام کا چھوڑوں تو عمر نام نہیں — نسلِ خطاب کی عظمت سے مرا کام نہیں

خون آنکھوں سے برستا ہے نظر تیر سی ہے — جس طرف دیکھتے ہیں پیرتی شمشیر سی ہے

راہ میں ایک شناسا سے ملاقات ہوئی — رنگ یہ دیکھ کے اس نے کہا کیا بات ہوئی

کیوں بپھرتے ہوئے جاتے ہو ارادہ کیا ہے — کس نے چھیڑا ہے تمہیں تم سے تقاضا کیا ہے

قہر سے بولے محمدؐ کے کروں گا ٹکڑے — مٹ بھی جائیں کہیں اسلام کے نت کے جھگڑے

بولا کیوں دُور چلے گھر کی خبر لو اپنی — بہین بہنوئی ترے ہو چکے مُسلم کب کے

تاب کب تھی مڑے اور بہین کے گھر جا پہنچے — بند دروازہ تھا دونوں تھے وُہ قرآں پڑھتے

سُن کے دستک ہوئے حیراں کہ عمر آ پہنچے — شیر کا جن سے لرزتا ہے جگر آ پہنچے

سب سے پہلے کئے قرآں کے اجزا غائب — پھر بڑھے جھٹ سے وہیں دستکِ در کی جانب

آ کے پوچھا کہو پڑھتے تھے بھلا کیا سنئے! — اپنے اجداد کے دیں سے کیا گمرہ کس نے؟

جان کی خیر ہے مطلوب تو سچ سچ کہہ دو — ورنہ دن میں ابھی دکھلاتا ہوں تارے ٹھہرو

حسبِ خواہش نہ ملا کوئی جواب ان کو مگر! — قہر سے شیر کی مانند گئے اور بپھر

از جناب مولانا عبدالحمید صاحب سروش لاہور

بھین کے سامنے بھینوئی کے دے ٹپخا دہیں
بھین بھی چوٹ سے اک خون کا فوارہ بنیں

جور نے غیرت اسلام کو حرکت دیدی
دل میں اک قوت خوابیدہ نے کروٹ لے لی

اشک چہرہ پہ رواں دل میں ہے ہیجان بپا
شیر مادر ہیں یہی ہیں میرے ساجھی ؟ مولا

بول اٹھیں بھائی یہ اسلام تو چھٹنے کا نہیں
ترشئ جبر سے یہ نشہ اُترنے کا نہیں

دل میں جو آئے کرو عہد نہیں چھوٹے گا
ہاتھ سے دامن ایمان نہیں چھوٹے گا

ابنِ خطاب کو گھائل کیا اس فقرے نے
اُٹھ گئے اُلفت ہمشیرہ سے دل کے پردے

صنفِ نازک ترے اشکوں پہ تصدق ہے جہاں
حل کیا عقدۂ مشکل نہ تھا جس کا درماں

رک گئے ہاتھ عمرؓ کے جو یہ حالت دیکھی
شیشۂ دل میں مئے اُلفت خواہر چھلکی

لاؤ دکھلاؤ کہا کیا ہے جو تم پڑھتے تھے
لُطف کیا تم کو مصیبت میں ملا پڑنے سے

سامنے رکھ دئے قرآن کے اجزا لاکر
دل میں حاجت نہ رہی بولیں یہ دولت پاکر

پڑھ کے مجھ کو بھی سناؤ تو عبارت کیا ہے
جس پہ تم مرتے ہو دکھلاؤ وہ صورت کیا ہے

قلب کے سوز نے آواز میں رقّت بھر دی
جلوہ گر قلبِ عمر میں نئی دُنیا کر دی

پڑھتی جاتی تھیں وہ قرآن عزیز اور عمر
سہمتے جاتے تھے ہر لفظ یہ کرتا تھا اثر

دل میں توحید و رسالت نے دکھایا جلوہ!
بیٹھنا ہو گیا مشکل وہ ہوا حشر بپا

دوڑ کر در پہ رسول عربیؐ کے پہنچے
اپنے مرکز پہ جو پھرتے تھے بھٹکتے پہنچے

قتل کرنے کے ارادہ سے جو نکلے گھر سے
خود ہیں مقتول نگاہ شہِ بحر و بر سے

کیجئے مجھ کو غلامی کے شرف سے ممتاز
اپنے رحم و کرم خاص کا یہ کیجئے آغاز

اب تو فاروق ہیں اعظم ہیں عمر سب کچھ ہیں!
باعث رحمت عالم ہیں عمرؓ سب کچھ ہیں!

بقیہ اسلام اور عورت

(صلا سے آگے)

شریعت کا حکم ہے کہ جب تک محرم ساتھ نہ ہو عورتیں حج کو بھی نہیں جا سکتیں۔

(۱۱) بے شک جب عورت خوشبو اور عطر لگا کر مردوں کی کسی مجلس سے گذرتی ہے تو وہ ایسی ایسی یعنی زناکار ہے۔

(۱۲) اللہ تعالےٰ کی لعنت قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر۔ قبروں پر سجدہ کرنے والوں پر اور قبروں پر چراغ جلانے والوں پر ہے۔

(۱۳) نوحہ کرنے والی اگر مرنے سے پہلے توبہ نہ کریگی تو قیامت کے دن جب اس کو قبر سے اٹھایا جائے گا تو اس پر جہنم کا لباس ہوگا۔

(۱۴) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو سر کے بال کٹوانے سے منع فرمایا۔

(۱۵) عورت کی نماز گھر کے صحن سے دالان میں بہتر ہے۔ اور کوٹھڑی میں نماز پڑھنا صحن اور دالان سے بہتر ہے۔ جس قدر با پردہ جگہ نماز پڑھے گی اسی قدر زیادہ ثواب پائے گی۔

(۱۶) بدن گودنے والے اور گدوانے والی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔

(۱۷) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مردانہ لباس پہننے والی پر لعنت ہے اور ان عورتوں پر جو مردوں کے ساتھ مشابہت کرتی ہیں۔

(۱۸) عورتوں کی خوشبو وہ ہے۔ جس میں رنگ ہو بُو نہ ہو۔

(۱۹) آپ فرماتے ہیں۔ سونا اور ریشم خالص میری امت کی عورتوں کے لئے جائز ہے

(۲۰) عورتیں شیطان کا جال ہیں۔ عورتوں کے ذریعہ شیطان مردوں کو اپنے جال میں بہت جلد پھنساتا ہے۔

(۲۱) جس طرح مرد کو نامحرم عورت کا دیکھنا حرام ہے۔ اسی طرح عورت کے لئے نامحرم مرد کو دیکھنا حرام ہے۔

باسمہ سبحانہٗ

وظائف و لطائف

از جناب خاموش مبلغ صاحب ملتان

مرغ کی آواز سن کر یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ ٥

اے اللہ میں آپ سے آپ کا فضل طلب کرتا ہوں۔

● حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ سے اُس کا فضل مانگو۔ بیشک وہ فرشتوں کو دیکھتا ہے۔

•••

گدھے کی آواز سُن کر یہ دعا پڑھے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

میں اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں شیطان مردود سے

● حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم گدھے کی آواز سُنو تو اللہ کی پناہ مانگو شیطان سے کیونکہ وہ شیطان کو دیکھتا ہے۔

(بخاری و مسلم ۱۲ مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات)

•••

بیقراری کے وقت کی دُعا

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ

(ترجمہ:- اے زندہ سب کے تھامنے والے تیری رحمت سے فریاد کرتا ہوں۔)

● حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی وجہ سے بیقراری ہوتی تو آپ دعا مذکورہ فرماتے۔

(ترمذی مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات)

•••

سختی کے وقت کی دُعا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ رَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ

ترجمہ:- عظمت والے اور تحمل والے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں صاحب عرش عظیم پروردگار کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو پروردگار ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور عرش کریم کا پروردگار ہے۔

● ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سختی کے وقت دعا مذکورہ فرماتے تھے۔ (بخاری مسلم ۱۲ مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات)

•••

غُصّہ کے وقت کی دُعا

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں شیطان مردود سے

● سلیمان بن صرد سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو مردوں نے آپس گالی گلوچ کیا۔ اور ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے۔ اُن میں سے ایک دوسرے کو گالی دیتا تھا۔ اور اس کا منہ غصّے سے لال ہو گیا تھا۔ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اس کے کہنے سے غصّہ جاتا رہتا ہے۔ یعنی اعوذ باللہ آخر تک

(بخاری و مسلم مشکوٰۃ باب الدعوات)

ذخیرہ اندوزی کی سزا

مَنِ احْتَکَرَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ طَعَامَھُمْ ضَرَبَ اللّٰہُ بِالْجُذَامِ وَالْاِفْلَاسِ

(ابن ماجہ و بیہقی عن عمر بن الخطاب)

ترجمہ:- جو شخص ذخیرہ اندوزی کر کے مسلمانوں کے لئے حصول غذا کا دروازہ تنگ کر دے۔ اللہ اس کو جذام کی بیماری میں ڈال دے اور افلاس و ناداری میں مبتلا کر دے۔

پاکیزہ روزی کمانا

اِنَّ اَطْیَبَ مَا اَکَلْتُمْ مِنْ کَسْبِکُمْ وَاِنَّ اَوْلَادَکُمْ مِنْ کَسْبِکُمْ

سب سے پاکیزہ روزی یہ ہے کہ تم اپنی محنت سے کما کر کھاؤ اور بلاشبہ تمہاری اولاد بھی تمہاری ہی کمائی ہے۔

ترمذی۔ ابن ماجہ نسائی

اللہ تو قیامت نہ قائم کرنا اور وہ آنے جانے والوں قوم فرعون پر ہیں تو ایک آنے جانے والے آتے ہیں اور ان کو پامال کرتے ہیں - تو میں نے ان کو سنا کہ وہ اللہ کی جانب زاری کرتے ہیں - میں نے کہا کہ اے جبرئیلؑ یہ کون ہیں کہا کہ آپ کی امت کے وہ لوگ ہیں جو سود کھاتے ہیں - پھر میں ذرا چلا تو ناگہاں چند قومیں ہیں جن کے ہونٹ اونٹوں کے ہونٹوں کے مانند ہیں تو وہ اپنے منہ کھولتے ہیں اور ان انگاروں سے لقمہ دئے جاتے ہیں - پھر وہ چنگاری ان کے نیچے سے نکلتی ہے میں نے کہا کہ یہ کون لوگ ہیں کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو آپ کی امت سے ظلماً یتیموں کا مال کھاتے ہیں - پھر میں چلا تو ناگہاں چند عورتیں ہیں جو اپنی چھاتیوں سے لٹکی ہوئی ہیں - تو میں نے کہا کہ یہ کون ہیں تو کہا کہ یہ زنا کرنے والی عورتیں ہیں - پھر میں ذرا چلا تو ناگہاں چند قومیں ہیں جن کے پہلوؤں سے گوشت کاٹا جاتا ہے - پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ کھا جیسا کہ تو اپنے بھائی کا گوشت کھاتا تھا - میں نے کہا کہ یہ کون ہیں تو کہا کہ یہ غیبت کرنے والے اور عیب لگانے والے ہیں -

نماز سے بوجھل ہونا اور سو رہنا اور مال کی زکوٰۃ نہ دینا - اپنی عورت یا خاوند کو چھوڑ کر غیر مرد یا عورت کے پاس رات گزارنا

ابی ہریرہؓ سے حدیث اسراء میں روایت ہے کہ حضورؐ ایک قوم پر آئے کہ ان کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا - پس جب وہ کچل دیا جاتا تھا تو وہ پھر ویسا ہی ہو جاتا تھا - جیسا کہ تھا آپؐ نے فرمایا کہ اے جبرئیلؑ یہ کون لوگ ہیں - کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کے نماز سے سر بھاری ہو گئے تھے - پھر آپؐ ایک قوم پر آئے جن کے قبلوں اور دبروں پر چیتھڑے تھے اور وہ ایسے چرتے تھے جیسے کہ اونٹ اور بکریاں چرتے ہوں اور دوزخ کے گرم پتھر اور اس کے انگارے کھاتے تھے - آپ نے فرمایا کہ یہ کون لوگ ہیں - کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مالوں کی زکوٰۃ نہ ادا کرتے تھے - پھر آپ چند قوموں پر گئے کہ ان کے آگے ایک ہانڈی میں بھنا ہوا گوشت تھا اور کچا برا گوشت تھا تو انہوں نے اس کچے اور برے گوشت کو کھانا شروع کیا - اور پکے اور عمدہ گوشت کو چھوڑ دیا - فرمایا کہ یہ کون لوگ ہیں - کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی عورت حلال کے پاس سے اٹھتے اور پلید عورت کے پاس آتے اور اس کے ساتھ رات گزارتے یہاں تک کہ صبح کرتے اور وہ عورت ہے جو اپنے خاوند حلال کے پاس سے اٹھتی اور مرد خبیث کے پاس آتی اور اس کے نزدیک رات گزارتی یہاں تک کہ صبح کرتی -

امانتوں کا رکھنا اور ان کو ادا نہ کرنا

پھر آپ ایک شخص پر آئے جس نے ایک بڑا ڈھیر لکڑی کا اکٹھا کر رکھا ہے (اوسا اٹھانے پر قادر نہ تھا - اور وہ اس پر اور زیادہ کرتا جاتا تھا تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ کون شخص ہے کہا کہ یہ وہ شخص ہے کہ جس کے پاس لوگوں کی امانتیں تھیں اور یہ ان کو ادا نہ کرتا تھا -

فتنہ میں خطبہ پڑھنا:-

پھر آپ ایک قوم پر آئے جن کے لوہے کی قینچیوں سے زبانیں اور ہونٹ کترے جا رہے تھے - جب وہ کترے جا چکتے تھے تو وہ پھر ویسے ہی ہو جاتے تھے - (جیسے کہ تھے) آپ نے فرمایا کہ یہ کون لوگ ہیں کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو فتنہ میں خطبہ پڑھتے تھے -

دوسرے کی غیبت اور آبروریزی کرنا

ابوداؤد نے انسؓ سے روایت کیا ہے کہ حضورؐ نے فرمایا ہے کہ جب مجھ کو معراج کرائی گئی تو میں چند قوموں پر گزرا - جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ (ان سے) اپنے مونہوں اور سینوں کو نوچ رہے تھے - تو میں نے کہا کہ اے جبرئیلؑ یہ کون ہیں تو کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے اور ان کی آبرو میں الجھتے تھے -

صحابہ کرام کو گالیاں دینا - کہنا اور نہ کرنا بن دیکھے خواب اور بن سنے بات بیان کرنا بچوں کو دودھ نہ پلانا

ابن ابی الدنیا نے قیود بن حسن رحمۃ اللہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جو کوئی دنیا سے مرا اور وہ میرے اصحاب کو گالی دیتا تھا تو اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ اس پر ایک جانور مقرر فرماوے گا - کہ وہ اس کا گوشت کاٹے گا جس کا کہ وہ قیامت تک الم پاتا رہے گا -

بیہقی نے ابی امامہؓ سے روایت کیا ہے کہ حضورؐ نماز فجر کے بعد ہمارے جانب باہر نکلے پھر فرمایا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے اور وہ سچ ہے - سو تم اس کو سمجھ لو - میرے پاس ایک شخص آیا پھر اس نے میرے بازو پکڑے - پھر مجھ کو اپنے ساتھ لیا - یہاں تک کہ وہ ایک دشوار گزار لمبے پہاڑ پر آیا - پھر اس نے مجھ سے کہا کہ تو اس پر چڑھ - تو میں نے کہا کہ میں نہیں چڑھ سکتا - کہا کہ میں اس کو تیرے لئے آسان کر دوں گا - تو میں نے چڑھنا شروع کیا - پس جب میں (اپنا) ایک قدم اٹھاتا تو اس کو ایک درجہ پر رکھتا یہاں تک کہ ہم زمین ہموار پہاڑ پر چڑھ گئے - تو ہم چلے تو ناگہاں چند مرد اور عورتیں ہیں جن کی باچھیں چیری جا رہی ہیں تو میں نے کہا کہ یہ کون لوگ ہیں تو اس نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے تھے اور کرتے نہ تھے - پھر ہم چلے تو ناگہاں چند مرد اور عورتیں ہیں - جن کی آنکھوں اور کانوں میں میخیں ٹھک رہی ہیں تو میں نے کہا کہ یہ کون ہیں تو اس نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو آنکھوں کو وہ شئے دکھاتے تھے جو انہوں نے نہ دیکھی تھی - اور وہ اپنے کانوں کو وہ شئے سناتے تھے جو انہوں نے نہ سنی تھی -

پھر ہم چلے تو ناگہاں چند عورتیں ہیں جو اپنے کونچوں پر الٹے سر لٹکی ہوئی تھیں (اور) سانپ ان کی چھاتیوں کو کاٹ رہے تھے - میں نے کہا یہ کون ہیں کہا کہ یہ وہ عورتیں جو اپنے بچوں کو دودھ سے روکتی تھیں

وقت سے پہلے روزے کا افطار کرنا

پھر ہم چلے تو ناگہاں چند مرد اور چند عورتیں ہیں کہ الٹے سر اپنے کونچوں پر لٹکے ہوئے تھوڑے پانی اور گارے کو چاٹ رہے ہیں - تو میں نے کہا کہ یہ کون ہیں کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو روزہ رکھتے تھے اور پھر روزہ کے حلال ہونے سے پہلے افطار کرتے تھے - پھر ہم چلے تو ناگہاں چند مرد اور چند عورتیں ہیں جو دیکھنے میں سب سے بدصورت اور لباس میں سب سے برے اور بو میں سب سے زیادہ بدبودار - گویا کہ ان کی پاخانہ کی بو ہے - میں نے کہا کہ یہ کون ہیں

زانی مرد اور زانی عورتیں

کہا کہ یہ زانی مرد اور زانی عورتیں ہیں - پھر ہم چلے تو ناگہاں چند مردے ہیں جو نہایت پھولے ہوئے اور بدتر سے بدتر بدبودار - میں نے کہا کہ یہ کون ہیں کہا یہ کافروں

موتے الکفار - موتے المسلمین

کے مردے ہیں - پھر ہم چلے تو ناگہاں چند مردے ہیں سایہ دار درخت میں - میں نے کہا کہ یہ کون ہیں - کہا کہ یہ مسلمانوں کے مردے ہیں - پھر ہم چلے تو ناگہاں دو نہروں کے درمیان کچھ لڑکے اور لڑکیاں کھیل رہی ہیں - میں نے کہا کہ یہ کون ہیں - کہا کہ یہ ذریت ہے مومنین کی - پھر ہم چلے تو ناگہاں کچھ لوگ ہیں اچھی سی اچھی صورت اور اچھے سے اچھے لباس اور اچھی سے اچھی خوشبو والے گویا کہ ان کے منہ کاغذ ہیں (صاف اور ستھرے) میں نے کہا کہ یہ کون ہیں - کہا یہ صدیقین - شہداء اور صالحین ہیں -

شامت لواطت

حضرت انسؓ نے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ (آپؐ نے فرمایا) کہ جو کوئی میری امت میں سے مر گیا اور وہ قوم لوط کا عمل کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ اس کو ان کی طرف پھیر دے گا - یہاں تک کہ وہ ان کے ساتھ محشور ہو گا -

عذاب سرقہ - زنا اور شراب خوری

ابن ابی الدنیا نے سروقؓ سے روایت کیا ہے کہ جو کوئی چوری کرتا ہو یا زنا کرتا ہو یا شراب پیتا ہو تو اس کے ساتھ دو سانپ مقرر کئے جاتے ہیں جو اس کو اسکی قبر میں کاٹتے ہیں

جو کوئی غیر سنت پہ مرتا ہے اس کا منہ قبلہ سے پھیر دیا جاتا ہے

ابی اسحاق سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا کہ میں (لوگوں کی) قبریں اکھیڑا کرتا تھا۔ اور میں ایک قوم کے منہ غیر قبلہ کی طرف پاتا تھا۔ تو انہوں نے (اس امر کو) اوزاعی کی جانب لکھا تو انہوں نے لکھا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو خلاف سنت پر مرے ہیں۔

دیکھنا عذاب قبر کا

انہیں سے ایک اور روایت ہے کہ کسی نے کسی قبر اکھیڑنے والے سے جو تائب ہو چکا تھا۔ دریافت کیا کہ تیرے دیکھے ہوئے امور میں کون سا امر سب سے زیادہ عجیب ہے۔ تو اس نے کہا کہ میں نے ایک شخص کو اکھیڑا تو ناگہاں اس کے تمام جسم میں میخیں ٹھکی تھیں اور ایک بڑی میخ اس کے سر میں اور دوسری اس کے پیروں میں ٹھکی تھی۔ اور ایک ایسے انسان کو دیکھا کہ اس کی کھوپڑی میں سیسہ پلایا گیا تھا۔

عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ نے مسلمہ بن عبدالملک سے کہا کہ اے مسلمہ تیرے باپ کو کس نے دفن کیا ہے تو اس نے کہا کہ میرے ہوئے فلانے نے کہا کہ پھر ولید کو کس نے دفن کیا تھا تو اس نے کہا کہ میرے موئے فلانے نے۔ کہا کہ اس نے مجھ سے بیان کیا ہے۔ کہ اس نے جب تیرے باپ اور ولید کو دفن کیا اور ان کو قبر میں رکھ چکا اور ان کی گرہیں کھولنے لگا تو اس نے ان کے مونہوں کو دیکھا کہ وہ ان کی گدیوں کی جانب پھر رہے ہیں۔

انہیں سے ایک دوسری روایت میں ہے کہ اے یزید جب میں نے ولید کو اس کی قبر میں رکھا تو ناگہاں وہ اپنے کفن میں پیر ہلا رہا ہے اور ابن ابی الدنیا نے عمر بن میمون سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو سنا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں ان شخصوں میں شامل تھا۔ جنہوں نے اس کو (یعنی عبدالملک کو) اس کی قبر میں اتارا تھا۔ تو میں نے اس کے دونوں گھٹنوں کو دیکھا کہ وہ اس کی گردن کی جانب اکٹھے ہو گئے تو اس قصے کے بعد اس سے عمرؓ نے نصیحت پکڑی۔

غلہ میں تنکے ملانا اور اس کا عذاب

ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے شعب الایمان میں ایک ایسے شخص کے عذاب کو بیان کیا ہے جو غلہ میں تنکے ملا کر بیچا کرتا تھا۔ جب وہ مرا اور اسکی قبر کھودی اور بغلی بنائی تو ناگہاں ایک کالے سانپ نے اسکی بغلی کو گھیر لیا۔ اسکو چھوڑ کر دوسری جگہ قبر کھودی تو وہاں بھی ایک کالا سانپ موجود ہوا۔ ابن عباسؓ نے کہا کہ یہ طوق ہے جو اس کے گلے میں ڈالا گیا ہے اور بیہقی کے الفاظ یہ ہیں:۔ کہ یہ اس کا عمل ہے جو وہ کرتا تھا۔ جاؤ اور اس کو کسی جگہ میں دفن کر دو۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر تم اس کے لئے ساری زمین بھی کھود ڈالو گے تو اس کو اس میں پاؤ گے۔ اس کی عورت سے پوچھا کہ تیرا خاوند کیا کرتا تھا۔ اس نے کہا کہ میرا خاوند غلہ بیچتا تھا اور اس میں تنکے کاٹ کر ملا دیتا تھا۔

مسافرت میں اپنے رفیق کو مار ڈالنا اور اس کا مال چرا لینا

مشائخ اہل دمشق سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا کہ ہم نے حج کیا تو ہمارا ایک رفیق راستہ میں مر گیا تو ہم نے ایک جماعت سے ایک کدال عاریۃً لی۔ پھر ہم نے اس کو دفن کیا اور ہم کدال مذکور قبر میں بھول آئے۔ تو ہم نے اس کے نکالنے کے لئے قبر کو کھودا تو ناگہاں اس شخص کی گردن اور ہاتھ اور پیر اس کدال کے حلقے میں جمع کئے گئے ہیں۔ تو ہم نے اس پر مٹی برابر کر دی اور ان لوگوں کو کدال کی قیمت پر راضی کر لیا۔ جب ہم واپس آئے تو ہم نے اس کی عورت سے اس کا حال پوچھا تو اس نے کہا کہ ایک شخص اس کا رفیق سفر ہوا تھا تو اس نے اس کو مار ڈالا اور اس کا مال لے لیا (سویہ) اسی مال سے حج اور جہاد کیا کرتا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حرام مال سے نہ حج قبول نہ جہاد۔ بلکہ الٹا عذاب

قبر پہ پاخانہ پھرنا اور اس کا عذاب

ابن عساکر نے اعمش رحمۃ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے حضرت حسن بن علیؓ کی قبر پر پاخانہ پھر دیا۔ تو وہ کتے کی طرح بھونکنے لگا۔ جب وہ مر گیا۔ تو اس کی قبر میں سنا گیا کہ وہ بھونکتا اور چلاتا ہے۔

عذاب عبیداللہ بن زیاد

ابن عساکر نے یزید بن زیاد اور عمان بن عمیر سے روایت کیا ہے کہ ان دونوں نے کہا کہ جب عبیداللہ بن زیاد قتل کیا گیا۔ اور اس کا اور اس کے ساتھیوں کے سر لا کر میدان میں ڈالے گئے تو ایک بڑا بھاری سانپ آیا۔ سو اسکی گھبراہٹ سے سب لوگ متفرق ہو گئے تو وہ سروں میں گھسا۔ یہانتک کہ وہ عبیداللہ بن زیاد کے دونوں نتھنوں میں داخل ہوا۔ پھر اس کے منہ سے باہر نکلا۔ پھر اس کے منہ میں داخل ہوا اور اس کی ناک میں سے نکلا۔ پس اس کے ساتھ کئی بار یہی کیا۔ پھر چلا گیا۔ پھر دوبارہ آیا اور سروں کے درمیان اس کے ساتھ کئی بار ایسا ہی کیا۔ اور یہ نہ معلوم ہوا کہ وہ کہاں سے آیا اور کہاں گیا۔ اس کو ترمذی نے بھی روایت کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

عذاب مسلم بن عقبہ

ایسے ہی مسلم بن عقبہ کے عذاب کو بیان کیا گیا ہے کہ جب وہ مدینہ سے باہر ہوا۔ تو وہ سخت بیمار ہوا اور مر گیا۔ قریش کی ماں اپنے غلاموں کو لے کر اس کی قبر کی طرف گئی اور اکھیڑنے کا حکم دیا۔ دیکھا کہ ایک سانپ اس کی گردن پر لپٹا ہوا اس کی ناک کی نوک پکڑے ہوئے چوس رہا ہے تو وہ لوگ اس سے جدا ہو گئے۔

عذاب قاتل حضرت علی کرم اللہ وجہہ

اسی طرح حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے قاتل عبدالرحمٰن بن ملجم کے عذاب کا ذکر کیا ہے کہ ایک پرندہ اس کے ٹھونگ مارتا ہے۔ جس سے اس کے اعضاء ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں اور پھر وہ ان اعضاء کو نگل جاتا ہے۔ قیامت تک اس کو یہی عذاب ہوتا رہے گا۔

عذاب ابن آدم اوّل

حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے (جس نے سب سے پہلے اپنے بھائی کو قتل کر کے دنیا میں خون بہایا اور قتل کا طریقہ جاری کیا) کے عذاب کے متعلق لکھا ہے کہ ایک حوض میں اس کے پاؤں میں زنجیر ڈال کر سر کے بل اس کو لٹکایا ہوا ہے۔ اس کے اور پانی کے درمیان صرف ایک بالشت کا فاصلہ ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ اپنے ہاتھ سے پانی لے لیوے۔ مگر نہیں لے سکتا۔ قیامت تک اس کو یہی سزا ملتی رہے گی۔

نماز میں تاخیر کرنا اور چھپ کر پڑوسیوں کی بات سننا اور اسکو افشا کرنا

ابن ابی الدنیا نے عمرو بن دینارؓ سے روایت کیا ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک شخص کی بہن مر گئی جب وہ دفن کر دی گئی تو وہ قبر میں ایک تھیلی بھول آیا۔ پھر دوبارہ اس نے قبر کو اکھیڑا تو تھیلی تو مل گئی۔ مگر قبر آگ سے مشتعل ہو رہی ہے تو اس نے اس کو ویسے ہی رکھ دیا اور قبر کے برابر کر دیا اور اپنی ماں سے بہن کا حال پوچھا تو اس نے کہا کہ وہ نماز میں دیر کرتی تھی اور میرے خیال سے وہ اس کو وضو سے بھی نہ پڑھتی تھی۔ اور پڑوسیوں کے دروازے پر چھپ کر ان کی باتیں سنتی تھی اور دوسروں سے کہہ دیتی تھی۔

اِمراۃ الاسلام

حضرت امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(۱)

از جناب سیّد مشتاق حسین صاحب بخاری

نام و نسب

ان کا اصلی نام ہند تھا، اور یہ قریش کے قبیلہ مخزوم سے تعلق رکھتی تھیں، آپ کے والد ابو امیہ مکہ کے مشہور فیاض اور مخیر شخص تھے، جب سفر میں جاتے تو قافلہ والوں کی خود کفالت کیا کرتے تھے حضرت ام سلمہؓ نے انہی کے آغوش میں نہایت ناز و نعم میں تربیت پائی تھی۔

حلیہ شریف

حضرت ام سلمہؓ نہایت حسین تھیں، اور بال نہایت گھنے تھے۔

نکاح اولےٰ

ان کا پہلا نکاح حضرت عبداللہؓ بن عبدالاسد سے ہوا، جو آپ کے چچا زاد اور حضورؐ کے رضاعی بھائی تھے۔

اسلام

آغاز نبوت میں اپنے شوہر کے ساتھ ہی اسلام لے آئیں، ان کے شوہر جو ابو سلمہؓ کے نام سے مشہور ہیں، دسویں مسلمان ہیں۔

ہجرت حبشہ

جب کفار مکہ کے ظلم و ستم حد سے تجاوز کر گئے تو حضرت ام سلمہؓ شوہر کی معیت میں حبشہ ہجرت فرما گئیں، وہاں جا کر حضرت سلمہؓ پیدا ہوئے جب نبی اکرمؐ مدینہ ہجرت فرما گئے تو یہ بھی مدینہ ہجرت کر آئیں، اہل سیرت کے نزدیک حضرت ام سلمہؓ پہلی عورت ہیں، جنہوں نے ہجرت کی۔

ہجرت مدینہ

حضرت ام سلمہؓ کی ہجرت مدینہ کا واقعہ بڑا درد انگیز ہے، خود ان کی زبان مبارک سے سنئے:۔

جب ابو سلمہؓ نے مدینہ چلنے کا ارادہ کیا تو اونٹ پر کجاوہ کس کر مجھے اور سلمہؓ کو اوپر بٹھایا، اور اونٹ کی نکیل پکڑ کر آگے آگے چل دیئے، قبیلہ بنو مغیرہ کو جو میرے میکے والے تھے، ہمارے چلنے کی خبر ہوئی تو وہ آگئے اور کہنے لگے کہ تم اپنی ذات کے بارے میں خود مختار ہو لیکن ہم اپنی لڑکی کو تمہارے ساتھ نہیں جانے دیں گے کہ تم اسے شہروں میں پھراؤ، یہ کہہ کر ان سے اونٹ کی نکیل چھین لی، اور مجھے اور میرے بچے کو زبردستی گھر لے گئے، پھر جب سسرال والوں کو خبر لگی تو وہ بھی آگئے، اور میرے میکے والوں سے کہنے لگے کہ تم ہمارے بچے کو کیسے رکھ سکتے ہو، جب تم نے اپنی لڑکی کو اس کے شوہر کے ساتھ نہیں جانے دیا، یہ کہہ کر وہ سلمہؓ کو چھین کر لے گئے، اب میں، سلمہؓ اور ابو سلمہؓ الگ الگ ہو گئے۔

حضرت ابو سلمہؓ مدینہ پہنچ گئے اور قبا میں جا کر قیام کیا، میں میکہ میں اکیلی تھی، بچہ ددھیال میں تھا، مجھے اس قدر صدمہ ہوا کہ روزانہ گھر سے گھبرا کر نکل جاتی اور ابطح میں بیٹھ کر رویا کرتی تھی، کافی دنوں تک یہ حالت رہی اور خاندان کے لوگوں کو احساس تک نہ ہوا، آخر ایک دن میرے چچازاد بھائی نے مجھے دیکھ لیا، اسے ترس آیا اور وہ خاندان والوں سے کہنے لگا کہ کیوں اس کو اس کے خاوند اور بچہ سے علیحدہ کر رکھا ہے، اور یہ سن کر ان لوگوں کو ترس آیا، اور انہوں نے مجھے جانے کی اجازت دے دی، جب سسرال والوں کو اس چیز کا علم ہوا تو انہوں نے بچہ کو میرے حوالے کر دیا۔

اب میں نے تنہا ہی چلنے کا ارادہ کر لیا اور اونٹ تیار کر کے بچہ کو ساتھ لیا، اور میں سوار ہو کر مدینہ چلنے کے لئے نکل پڑی، تین چار میل چلی تھی کہ مقام تنعیم میں عثمان بن طلحہ (کلید بردار کعبہ) سے ملاقات ہو گئی، انہوں نے پوچھا، کدھر کا قصد ہے؟ کہا شوہر کے پاس مدینہ جا رہی ہوں۔ اس نے پوچھا کیا ساتھ کوئی ہے؟ میں نے جواب دیا "خدا اور یہ بچہ" یہ سن کر عثمان نے کہا کہ تم تنہا کبھی نہیں جا سکتیں، یہ کہہ کر اونٹ کی مہار پکڑ لی، اور مدینہ کی طرف روانہ ہو گیا۔ خدا کی قسم! میں نے عثمان سے زیادہ شریف آدمی عرب والوں میں کہیں نہیں دیکھا جب منزل پر اترنا ہوتا تو اونٹ کو بٹھا کر کسی درخت کی آڑ میں کھڑے ہو جاتے، پھر اونٹ کو باندھ کر مجھ سے کہیں دور درخت کے نیچے لیٹ جاتے، جب کوچ کا وقت ہوتا تو کجاوا کس کر میرے پاس اونٹ کو بٹھا دیتے، اور خود وہاں سے ہٹ جاتے، جب میں سوار ہو جاتی تو اس کی نکیل پکڑ کر آگے آگے چل دیتے، اس طرح وہ مجھے مدینہ تک لے گئے، قبا کی آبادی پر نظر پڑی تو بولے، تم اپنے شوہر کے پاس چلی جاؤ، وہ یہیں مقیم ہیں، ادھر میں قبا کی طرف روانہ ہوئی، ادھر عثمان بن طلحہ سلام کر کے مکہ روانہ ہو گئے۔ (عثمان بن طلحہؓ اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے، بعد میں مشرف با سلام ہو گئے تھے۔"

جب حضرت ام سلمہؓ قبا پہنچیں تو لوگ ان کا حال پوچھتے تھے، اور ان کو تنہا سفر کرنے کا یقین نہیں آتا تھا

مدینہ میں سکونت

مدینہ پہنچ کر اپنے شوہر کے پاس رہنے لگیں، وہاں ایک لڑکا عمرؓ اور دو لڑکیاں درہ اور زینبؓ پیدا ہوئیں۔

وفات ابو سلمہؓ

حضرت ابو سلمہؓ غزوہ بدر اور احد میں شریک ہوئے غزوہ احد میں زخمی ہو گئے تھے، زخم اچھا ہو گیا تو حضورؐ نے ان کو ایک دستہ کا امیر بنا کر بھیجا، واپس آئے تو وہ زخم پھر ہرا ہو گیا اور جمادی الثانی سنہ ۴ھ میں یہی زخم ان کی وفات کا بہانہ بنا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

حضرت ام سلمہؓ وفات کی خبر خود حضورؐ کے پاس لے گئیں، حضورؐ ان کے مکان پر تشریف لائے، گھر میں کہرام مچا ہوا تھا، ام سلمہ رضؓ کہہ رہی تھیں، "ہائے کس غربت میں موت ہوئی" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبر کرو اور ان کی مغفرت کی دعا مانگو اور یہ کہو کہ خداوندا ان سے بہتر جانشین مقرر فرما، اس کے بعد ابو سلمہؓ کی میت پر آئے اور نماز جنازہ نہایت اہتمام سے ادا فرمائی، اس نماز جنازہ میں حضورؐ نے ۹ تکبیریں کہیں، صحابہ رضؓ نے نماز کے بعد پوچھا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہیں سہو تو نہیں ہوا، فرمایا یہ تو ہزار تکبیر کے مستحق تھے، وفات کے وقت حضرت ابو سلمہؓ کی آنکھیں کھلی رہ گئی تھیں، حضورؐ نے اپنے دست مبارک سے بند کیں اور ان کی مغفرت کی دعا فرمائی ہے

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

مثل ایوان سحر مرقد فروزاں ہو ترا
نور سے معمور یہ خاکی شبستاں ہو ترا

(باقی)

محسنۂ کائنات

قسط نمبر ۶

(از ماسٹر لال دین صاحب انگہ شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ)

سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو "خدام الدین مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۵۶ء"

نوٹ! "قسط نمبر ۶ کے شروع میں چند تمہیدی سطور کو ضروری سمجھ کر سپرد قلم کرتا ہوں۔ بعد ازاں چھٹی قسط کا باقاعدہ ڈرامائی رنگ میں آغاز ہوگا"

بنی آدم کی بستیوں پر ہزاروں کیا لاکھوں دفعہ عصیاں و طغیان کی آندھیاں چھائیں اور برسوں بلکہ صدیوں تک یہ خود فریبی کا پتلا (انسان) راہ ہدایت سے بھٹکا ہوا مارا مارا پھرتا رہا۔ حرص و ہوا نے نفع عاجل کے اس پرستار کو فریب کی تاریک غاروں میں پناہ لینے کا مشورہ دیا۔ اور یہ ظلمت و جہالت کا مظہر اسی دشمن ازلی کو مرشد راہ سمجھ کر اس کی ہر آواز پر لبیک کہتا رہا۔ یہ کھوئیں اور غاریں اگرچہ چشم بینا کو تاریک اور بھیانک نظر آتی تھیں۔ مگر ضمیر کے اندھوں اور قسمت کے تہی دستوں کو جگمگاتی دکھائی دیتی تھیں۔ یہ غاریں حقیقت میں چوری عصمت دری۔ کذب و افترا۔ دجل و فریب۔ خلق آزادی۔ شراب خوری جوا بازی اور قتل و غارت کی شکار گاہیں تھیں۔ مگر انسان اس قدر فریب خوردہ ہو چکا تھا۔ کہ ان جگہوں کو جنت فردوس کا ہم پلہ خیال کرتا۔ اور اُن کے داخلے کے لئے زر و مال سے زور سے تدبیر سے تزویر سے ہر وقت کوشاں رہتا۔ آخر کار جب کبھی پروردگار عالم کو اپنے خلیفے کی اولاد پر ترس آتا۔ تو وہ اپنے لطف و کرم کا ظہور ایک ہادی کی بعثت کی صورت میں کرتا۔ ہادیان برحق روحانی اطبا کی حیثیت سے گناہ کے مریضوں کا علاج کرتے۔ مگر وہ عقل کے اندھے ان کرتم النفس طبیبوں کو دیوانہ سمجھ کر پتھر مارتے آخر کار پیغمبران الٰہی کی استقامت۔ عزیمت اور مردانہ ہمت رنگ لاتی اور وہ مخلص بندگان خدا کی ایک مختصر جماعت پیدا کرنے میں کامیاب ہو جاتے خیر و شر کی یہ جنگ ہر زمانے میں جاری رہی اور اب تک بھی اسی طرح سے جاری ہے اس رزم خیر و شر کے اثرات انسان کے اعتقادات عملیات اور معاملات پر یکساں طور پر پڑتے رہے۔ اعتقادات کی گراوٹ جہاں تک پہنچی۔ کہ خالق کو چھوڑ کر مخلوق پرستی کے دور آتے رہے۔ اور معاملات و اخلاقیات کی پستی نے بنی نوع کے لباس تقویٰ کو ہزاروں دفعہ پارہ پارہ کیا۔

خیر اس داستان لامنتہیٰ سے قطع نظر آج جب ہم اپنے گرد و پیش پر غور کرتے ہیں۔ تو جہاں تک اعتقادات کا تعلق ہے۔ کفر و الحاد کا عام چرچا ہے۔ مغربی تہذیب کے اکثر دلدادگان کو مذہب کے نام سے بھی نفرت ہے۔ ادھر ادھر مخلوق کا جاہل طبقہ اسلام کے حقائق سے ناآشنا ہے۔ معاملات اس قدر تباہ ہو چکے ہیں۔ کہ ان کو انسانی افعال کہتے ہوئے۔ شرم آتی ہے۔ موجودہ انسان کے دل و دماغ پر ناانصافی کا بھوت سوار ہے حقوق العباد بری طرح سے پامال ہو رہے ہیں معاشرتی اور تمدنی زندگی نامرادی کی ایک بھیانک تصویر بن کر رہ گئی ہے۔ اور جہاں تک حقائق کا تعلق ہر گھر میں بوڑھے والدین کی بے عزتی انتہا کو پہنچ گئی ہے۔ بہو کی ساری ریشہ دوانیاں (ان کیدکن عظیم) سسرال اور اُن کے متعلقین کی تذلیل و فضیحت میں صرف ہوتی ہیں۔ گالی گلوچ طنز و تشنیع اور بعض اوقات زد و کوب تک نوبت آجاتی ہے۔

کل تک جو گھر کے مالک تھے۔ آج قیدیوں کی سی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ بیٹا اس مصیبت میں بڑی حد تک اپنی بیوی کا ساتھ دیتا ہے گویا قیامت سے پہلے قیامت ہو رہی ہے (یوم یفر المرء من اخیہ و امہ و ابیہ) یہ نفسی نفسی کا عالم قیامت کے دن سے مختص تھا۔ مگر دنیا داروں کی نفس پرستی آج اُسی کی آئینہ داری کر رہی ہے۔ خوبصورت نوجوان بیوی شیر کی طرح دھاڑتی ہے۔ اور رعد کی طرح گرجتی ہے مگر ضعیف والدین کی نحیف و زار آواز فریاد کرنے کو بھی ترستی ہے۔ محسنۂ کائنات کی درگت ہمارے معاشرے میں اس قدر عام ہے کہ بڑے سے بڑے پارساؤں کے گھر بھی اس سے محفوظ نہیں۔ بلکہ میری نظروں میں نوجوان طبقے کے اس سنگین جرم سے اس محسن کشی و احسان فراموشی سے آسمان و زمین کانپ اُٹھے ہیں۔ اور بہت ممکن ہے۔ کہ اگر بیوی پرست افراد اسی ڈگر پر چلتے گئے۔ تو یہی فعل شنیعہ نوع انسان کی ہلاکت ابدی کا باعث بن جائے تو کچھ عجب نہیں۔

افراد خانہ :-		
باپ	- اکبر	ستر بہتر سال عمر
ماں	- ہاجرہ	- ۶۸ سال
بڑا لڑکا	- بشیر احمد	۳۲ سال
بڑے لڑکے کی بیوی	- نذیراں بی بی	
منجھلا لڑکا	- سعید	
چھوٹا لڑکا	- انور	
اکبر کی لڑکی	- زہرہ	تقریباً ۳۵ سال عمر
چھوٹی لڑکی	- صفیہ	تقریباً ۲۸ سال
پڑوسن	- حمیدہ	
پڑوسن	- زینب	
مولوی عبدالعزیز	- بشیر احمد کا پھوپھی زاد بھائی	

نوٹ - مندرجہ بالا افراد کے علاوہ چند ایک اور افراد بھی ڈرامے میں نظر آئیں گے۔ مگر اُن کو چنداں اہمیت نہیں ہے۔ لہٰذا اُن کا فہرست میں ذکر نہیں کیا گیا۔

پہلا سین

ضلع شیخوپورہ میں نتھو والہ ایک دیہات ہے جہاں ۱۹۴۷ء میں ضلع امرتسر اور ہوشیارپور کے مہاجرین آکر آباد ہوئے ہیں۔ اس گاؤں کے جنوبی محلے میں اکبر نامی مہاجر جو امرتسر کے کسی گاؤں سے ہجرت کر کے آیا ہے۔ ایک احاطے میں رہتا ہے۔ احاطے کے دروازے کیساتھ ہی ایک ڈیوڑھی بنی ہوئی ہے آگے صحن ہے۔ صحن سے پرے تین کمرے ہیں۔ اور اُن کمروں کے بائیں طرف ایک پرانی کواڑ والی کٹیا سی نظر آتی ہے۔ ڈیوڑھی میں بوڑھا اکبر کھری سے چارپائی پر بیٹھا ہوا ہے۔ کیونکہ اکثر بیمار رہتا ہے۔ کہ ڈیوڑھی کے اندر ایک طرف بھوسے کا انبار لگا ہوا ہے کٹیا میں ہاجرہ بیٹھی ہوئی ہے۔ گھر کے کام کاج سے قدرے معذور نظر آتی ہے۔ کیونکہ چند دنوں سے بینائی پر کچھ فرق پڑ گیا ہے۔ اس کٹیا میں ادھر ادھر ایندھن بکھرا پڑا ہے۔ قریب کے کمرے

سے باہر ایک نوجوان عورت جس کا نام نذیراں بی بی ہے۔ شام کا کھانا پکانے میں مشغول ہے۔ اس کے تیور چڑھے ہوئے ہیں۔ بڑی تیزی سے اندر جاتی ہے۔ اور باہر آتی ہے۔ کبھی کبھی گرج کر کچھ بولتی ہے۔ کمرے سے صحن میں اور صحن سے کٹیا میں ایندھن وغیرہ لینے کے لئے لپکتی پھرتی ہے۔ صحن میں دو تین بچے بھی کھیلنے میں لگے ہوئے ہیں۔ دن ختم ہو رہا ہے۔ اور سورج اپنی تھکی ماندی کرنوں کو سمیٹنے میں محو ہے۔

نذیراں بی بی۔ سارا دن نہ سینے پرونے کا خیال نہ کھانا پکانے کی فکر۔ بس چارپائی پر بیٹھی چڑ چڑ کرتی رہتی ہے۔

ہاجراں۔ تیری اماں سے دس سال بڑی ہوں۔ حالانکہ وہ کئی سال سے ہاتھ توڑ کر بیٹھی رہتی ہے اور بہو بیٹیاں کام کرتی ہیں۔

نذیراں۔ میری ماں کے جوتے کی ریس۔ بہو بیٹیاں کام کرتی ہیں۔ یہ اس کی شیریں کلامی کا نتیجہ ہے۔ تیری طرح سارا دن بھونکتی تو نہیں۔

ہاجراں۔ اچھا بیٹی میں بھونکتی ہوں۔ ہائے میری قسمت ...... میرا ضمیر

نذیراں۔ چڑیل کہیں کی۔ بددعائیں۔ ہر وقت بددعائیں۔ کالی زبان والی۔

بوڑھا اکبر۔ (صحن میں آکر) ہاجراں! میں نے تجھے کتنی دفعہ سمجھایا ہے۔ کہ لڑکی کو کچھ نہ کہا کرو آخر وہ بھی گھروالی ہے۔

نذیراں۔ تم بھی بوڑھی کی حمایت کے لئے آگئے ہو۔ میں اکیلی گھر والی ہوں۔ تیری لڑکیاں کم گھر والی نہیں۔ تیری زہرہ ہر روز اپنے سسر کی ڈاڑھی نوچتی ہے۔

ہاجراں۔ سن لے۔ بدنصیب سن لے۔ ہائے وہ کون سا دن تھا۔ جب تو اس کو بیاہ کر گھر لایا۔

نذیراں۔ تیرے بچوں کو کھاؤں۔ تیری زبان کا کیا کروں (ہاتھ آگے بڑھاتی ہے اور گھورتی ہے)

ہاجراں۔ جا اکبر جا باہر نکل جا۔ (یہ کہہ کر رونے لگتی ہے۔ اور اتنے میں بشیر بھی بیلوں کی جوڑی لیکر گھر آجاتا ہے۔

نذیراں۔ آج تیری ماں نے میرا برا حشر کیا ہے سارا دن گالیاں۔ میرے جننے والوں کو ہزار ہزار تبرے

بشیر احمد۔ (بیل باندھتے ہوئے) ماں یہ گھر کب تک آباد رہے گا؟

ہاجراں (روتے ہوئے) ہم تیرے گھر کو برباد کرتے ہیں۔ اور یہ آباد کرتی ہے۔ ایک روٹی کے بدلے سارا دن بے عزتی۔ (پھر رونے لگتی ہے)

بشیر احمد۔ نذیراں۔ ماں تو رو رہی ہے۔ آخر آج کیا ہوا۔

نذیراں۔ اب رو کر سچی ہوتی ہے۔ ابھی تو بوڑھا کنجر بھی آئے گا۔ ان دونوں نے میری وہ مٹی پلید کی ہے۔ کہ خدا کی پناہ!

بشیر احمد۔ نذیراں تو بڑی بد زبان ہے۔ میرے ماں باپ کو گالیاں دیتی ہے۔ شرم کر شرم۔

نذیراں۔ تیرا باپ کوئی صوبے دار ہے نا۔ اس بڑھی ڈائن نے میرے بھائیوں اور باپ کو ایک زبان سے سو سو گالیاں بکی ہیں۔

بشیر احمد۔ بے حیا۔ اپنا کام کر۔ تیرا بھی کچھ علاج نہیں۔ رات دن وہی شور و شغب۔ وہی کتا چیخنی

(بیل باندھ کر باہر چلا جاتا ہے)

(باقی آئندہ)

شذرات

(ص ۳ سے آگے)

وہ اللہ کو دھوکا نہیں دے سکتے۔ وہ نیتوں کو بھی جانتا ہے۔ اعمال کا مدار نیت پر ہے۔ اس کے ہاں دونوں کا حساب ہوگا۔ وہاں وہ بدنیتی کی سزا سے نہ بچ سکیں گے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالے ان کو بدنیتی سے بچائے آمین یا الہ العالمین!

ہمارے نمائندے

آج کل مغربی پاکستان کی عبوری اسمبلی کا بجٹ سیشن ہو رہا ہے۔ بجٹ پر بحث کے دوران میں چاہیئے تو یہ تھا کہ حزب مخالف کی طرف سے ملک و قوم کی بہتری کے لئے ٹھوس تجاویز پیش کی جاتیں اور برسر اقتدار پارٹی ان کو منظور کر کے ان پر عمل کرنے کا مصمم ارادہ کرتی۔ لیکن نہ ان کو یہ توفیق ہوئی اور ان کو یہ سعادت ملی۔ جو ڈرامہ گزشتہ دو تین روز میں اسمبلی کی اسٹیج سے قوم کے سامنے پیش کیا گیا۔ اس سے ساری قوم شرم کے مارے دنیا کے سامنے آنکھیں نہیں اٹھا سکتی۔ دونوں جانب سے ایک دوسرے پر وہ کیچڑ اچھالا گیا کہ شاید و باید وہ دھینگا مشتی ہوئی کہ اجلاس کی کارروائی کئی دفعہ ملتوی کرنی پڑی۔ نہ سپیکر کا ادب کیا گیا اور نہ اپنی پوزیشن کا لحاظ رکھا گیا۔

اس قسم کے نمائندوں سے قوم و ملک کی بہتری کی امید رکھنا بالکل تمام خیالی ہے۔ یہ لوگ تو روپیہ کے بل بوتے منتخب ہوئے۔ اس لئے لڑنے جھگڑنے کے سوا ان کا کوئی نصب العین نہیں۔ قوم اور ملک جہنم میں جائیں۔ انہیں دونوں سے کوئی ہمدردی نہیں۔ اگرچہ یہ لوگ قوم کے ووٹوں سے منتخب نہیں ہوئے۔ لیکن جن کے ووٹوں سے یہ منتخب ہوئے ہیں۔ ان کو تو قوم نے ووٹ دے کر چنا تھا۔ اس لئے ہماری رائے میں آج کل جو کچھ اسمبلی میں ہو رہا ہے اس کی تمام تر ذمہ داری قوم پر ہے۔

قوم اگر چاہے تو یہ سب جھگڑے ختم ہو سکتے ہیں۔ اس کی ایک ہی صورت ہے کہ ووٹ جو قومی امانت ہے اس کو روپیہ کے عوض فروخت نہ کیا جائے۔ بلکہ ان لوگوں کو ووٹ دیئے جائیں۔ جن کی دیانت۔ امانت۔ شرافت للہیت اور قوم پرستی مسلم ہو۔ اس قسم کے نمائندے آگے آئیں گے تو دنوں میں کایا پلٹ جائے گی۔

دنیا کی تاریخ شاہد ہے کہ جس قوم میں ایک بھی مخلص اللہ نے پیدا کر دیا تو وہ قوم کو بام عروج پر پہنچا دیتا ہے۔ بشرطیکہ قوم اس کی دل سے قدر کرے۔ اس قسم کے حضرات قوم کی تاریخ میں انقلاب پیدا کر دیتے ہیں۔ پاکستان میں مخلصین کی کمی نہیں۔ مگر موجودہ حالات میں ان کا آگے آنا اگر ناممکن نہیں تو محال ضرور ہے۔ طریقۂ انتخاب غلط۔ ووٹروں کی ذہنیت پست۔ مخلصین میں تنظیم مفقود۔ ان سب محاذوں پر بیک وقت لڑنے کے لئے بڑی زبردست جماعتی تنظیم کی ضرورت ہے۔ جس کا ہر فرد جانباز سپاہی ہو!— اگر یہی حال رہا تو یہ ناؤ آج

بچوں کا صفحہ

دین کی راہ میں قربانیاں

از سید مشتاق حسین صاحب بخاری

(۳)

عزیز بچو! حضرت عمرؓ کے اسلام لانے کا واقعہ تاریخ اسلام میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔ شمارہ ۴۸ (قرآن نمبر) میں اس کے متعلق آپ ایک نظم "قرآن اور عورت" پڑھ چکے ہیں۔ اس اشاعت میں بھی دوسری جگہ اسی موضوع پر ایک نظم پیش کی جا رہی ہے:

حضرت عمر فاروقؓ کا اسلام لانے کا واقعہ تم میں سے اکثر نے سنا ہوگا۔ یہ وہ بزرگ تر صحابی ہیں۔ جن کے نام سے آج بھی دنیا لرزتی ہے کفّار کے دلوں میں ان کا دبدبہ اب بھی موجود ہے۔ ان کا اسلام لانے کا قصّہ بھی عجیب ہے۔ جس طرح حضرت عمرؓ مسلمان ہونے کے بعد کفّار مکّہ کے لئے سخت اور دلیر تھے۔ اسی طرح اسلام لانے سے قبل اُس وقت کے چند مسلمانوں پر ان کا خوف طاری رہتا تھا۔ جب کفّار کو فکر ہوئی کہ لوگ آہستہ آہستہ مسلمان ہو رہے ہیں۔ اور ان کی جماعت بڑھتی جا رہی ہے۔ تو انہوں نے مشورہ کیا کہ کسی طرح (نعوذ باللہ) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کر دیا جائے چنانچہ ان کی ایک مجلس میں پکار کر کہا گیا کہ کوئی ہے جو (نعوذ باللہ) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کر دے؟ حضرت عمرؓ نے کہا میں کرونگا۔ لوگوں نے بیک زبان کہا کہ بے شک تم کر سکتے ہو۔ یہ تلوار لٹکائے ہوئے اُٹھے اور اپنا ارادہ پورا کرنے کو چل دئے راستہ میں ایک بزرگ صحابی ملے۔ جن سے ان کی تکرار ہوگئی۔ پیشتر اس کے کہ حضرت عمرؓ اُن سے نپٹیں انہوں نے کہا کہ لوگوں کو قتل کرتے پھرتے ہو۔ پہلے اپنے گھر کی تو خبر لو۔ یہ سنتے ہی حضرت عمرؓ اپنی بہن اور بہنوئی کے گھر کی طرف پلٹ پڑے وہاں حضرت خبابؓ (جن کا ذکر تم اس مضمون کی پہلی قسط میں پڑھ چکے ہو) ان لوگوں کو قرآن پڑھا رہے تھے۔ انہوں نے آواز دی دروازہ کھولو۔ انہوں نے حضرت عمرؓ کے ڈر سے حضرت خبابؓ کو تو چھپا دیا۔ البتہ وہ صحیفہ قرآنی باہر رہ گیا۔ دروازہ کھلتے ہی حضرت عمرؓ نے بہن کے سر پر کوئی چیز ماری۔ اُن کے سر سے خون بہنے لگا۔ یہ بولے تو بھی بے دین ہوگئی؟ پھر بہنوئی سے پوچھا کیا کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا باتیں کر رہے تھے۔ یہ بولے کیا تم نے بھی نیا دین اختیار کر لیا انہوں نے جواب دیا۔ اگر وہ نیا دین برحق ہو تب تم کیا کہو گے۔ یہ سنتے ہی حضرت عمرؓ اُن پر پل پڑے۔ اور خوب مارا بہن نے چھڑانے کی کوشش کی تو انہیں بھی ایسا طمانچہ مارا۔ کہ خون نکل آیا۔ اُن سے اب نہ رہا گیا۔

کیونکہ آخر وہ بھی تو حضرت فاروق اعظمؓ کی بہن تھی نا۔ بولیں عمرؓ! جو چاہے کر لے۔ ہم مسلمان ہو گئے ہیں۔ حضرت عمرؓ کا کچھ غصہ ٹھنڈا ہوا۔ اور کچھ بہن کو لہولہان دیکھ کر شرم آئی۔ اب نظر صحیفۂ قرآنی پر پڑی بولے یہ لاؤ کیا ہے۔ بہن نے جواب دیا۔ تو ناپاک ہے۔ اور اس کو ناپاک ہاتھ نہیں لگا سکتے حضرت عمرؓ نے بڑا اصرار کیا۔ لیکن وہ نہ مانیں۔ آخر ان کو غسل اور وضو کرایا۔ اور پڑھنے کو دیا۔ یہ سورہ طٰہٰ کی آیات تھیں۔ اسکو پڑھنا شروع کیا۔ تھوڑا ہی پڑھا تھا۔ کہ حالت بدل گئی اور فرمانے لگے۔ کہ اچھا مجھے بھی حضورؐ کی خدمت میں لے چلو۔ یہ الفاظ سن کر حضرت خبابؓ اندر سے نکلے۔ اور کہنے لگے۔ عمرؓ حضورؐ کی دعا تیرے حق میں قبول ہوگئی۔ کل جمعرات کی رات حضورؐ نے دعا مانگی تھی۔ کہ اے اللہ عمرؓ اور ابوجہل میں جو تجھے پسند ہو اس سے اسلام کو قوت عطا فرما۔ (یہ دونوں بہادری اور طاقت میں مشہور تھے) یہ حضورؐ کی خدمت میں جمعہ کی صبح کو حاضر ہوئے اور دروازے پر دستک دی۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا۔ کون ہے۔ جواب ملا۔ کہ عمرؓ گلے میں تلوار لٹکا کر آ رہا ہے۔ غریب مسلمان خوف زدہ ہوگئے ایک بزرگ کہنے لگے۔ کہ اچھی نیت سے آیا ہے تو خیر ورنہ یہی تلوار اس کا فیصلہ کر دے گی۔ دروازہ کھولا گیا۔ حضورؐ نے آنے کا مقصد پوچھا جواب ملا حضور مسلمان ہونے کے لئے مسلمانوں نے اس زور سے نعرہ لگایا کہ تمام مکّہ گونج اُٹھا۔ ان کے اسلام لانے سے مسلمانوں کی تکالیف گو تمام کی تمام تو ختم نہ ہوئیں۔ لیکن کسی حد تک فرق ہو پڑا۔ خانہ کعبہ میں مسلمان نماز ادا کرنے لگے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا قول حضرت عمرؓ کے بارے میں یہ تھا۔ کہ حضرت عمرؓ کا اسلام مسلمانوں کی فتح تھی، ان کی ہجرت مسلمانوں کی مدد تھی۔ اور ان کی خلافت مسلمانوں کے لئے رحمت تھی۔

پیارے بچو! مسلمانوں پر فرداً فرداً تکالیف آتی رہیں۔ اور وہ سچے مسلمان انہیں اپنے دین کی خاطر برداشت کرتے رہے۔ کفّار کا غصّہ جب کسی طرح ٹھنڈا نہ ہوا۔ تو ایک دن انہوں نے ارادہ کیا۔ کہ اب کھلم کھلا حضورؐ کو (نعوذ باللہ) شہید کر دیا جائے۔ لیکن حضورؐ بنو ہاشم سے تعلق رکھتے تھے۔ جو بڑے اونچے درجے کے لوگ تھے لہٰذا آپ کے قبیلے سے ڈرتے تھے۔ کہ ایسا نہ ہو۔ کہ اس قبیلے کے مسلم اور غیر مسلم دشمن ہو جائیں۔ بہرحال انہوں نے سنہ ۷ نبوی میں ایک معاہدہ کیا۔ کہ سارے بنو ہاشم کا بائیکاٹ کر دیا جائے نہ کوئی ان سے بولے نہ خرید و فروخت کرے۔ اس وقت تک صلح نہ کی جائے۔ جب تک وہ خود حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کے لئے ان کے حوالے نہ کر دیں۔ اس معاہدہ کو لکھ کر انہوں نے خانہ کعبہ میں لٹکا دیا۔ تاکہ ہر شخص اس کی عزت کرے۔ حضورؐ اپنے خاندان سمیت دو پہاڑوں کی گھاٹی پر پناہ گزین ہوئے۔ اور ان کے خاندان نے وہ تکالیف اٹھائیں۔ کہ مثال ملنی مشکل ہے۔ چھوٹے چھوٹے بچے بھوک سے بلبلاتے تھے حضورؐ کی زوجہ حضرت خدیجہؓ کی معرفت کچھ نہ کچھ پہنچ جاتا جس پر کچھ بسر اوقات ہوتی۔ پھر فاقہ کشی ہو جاتی یہ حالت کوئی ماہ دو ماہ نہ رہی بلکہ پورے تین سال تک مصائب ختم ہونے میں نہ آئے۔ حتیٰ کہ اُس معاہدہ کو جو خانہ کعبہ میں لٹکایا گیا تھا۔ دیمک نے چاٹ کھایا۔ اس طرح ان بزرگوں کو فلاح نصیب ہوئی۔

پیارے بچو! ہم انہی کے ماننے والے ہیں اللہ کے فضل سے اب اسلام تمام دنیا میں موجود ہے۔ اور اس کی نشر و اشاعت میں ہمیں اپنے ان بزرگوں جیسی قربانیاں نہیں کرنی پڑیں گی لیکن تاہم ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اسلام پر عمل کرکے اور صحیح معنوں میں مسلمان بن کر دنیا کو دکھا دیں کہ ہم انہی کے نام لیوا ہیں۔ جنہوں نے دین کے ابتدائی دنوں میں اس قدر بڑی بڑی قربانیاں پیش کیں۔ اس وقت دنیا اسلام کی طرف آنے کے لئے بیتاب ہے۔ مگر ہماری اپنی حالت ان کو روک رہی ہے۔ اگر ہم سچے مسلمان بن کر ان کو دکھا دیں۔ تو ہم کو دیکھ کر خود بخود دائرہ اسلام میں داخل ہو جائیں۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۴۷
ایڈیٹر :- عبدالمنان چوہان

ہفتہ وار خبریں

بدل اشتراک
سالانہ .... گیارہ روپے
ششماہی ...... چھ روپے
فی پرچہ ..... چار آنے

——— لاہور ۲۰ مئی - آج مغربی پاکستان کی عبوری اسمبلی میں گذشتہ دو ماہ کی سیاسی رسہ کشی کی پہلی باقاعدہ آزمائش میں مسلم لیگ کو شکست کا سامنا کرنا پڑا، جبکہ ری پبلکن پارٹی کے امیدوار ایک ووٹ کی اکثریت سے سپیکر منتخب ہو گئے۔

——— لاہور ۲۱ مئی - وحدت مغربی پاکستان کی اسمبلی میں آج صبح سالانہ بجٹ برائے ۵۷-۱۹۵۶ء پیش کر دیا گیا جس میں آمدنی کا تخمینہ ۵۷ کروڑ ۳۱ لاکھ روپے اور اخراجات کا تخمینہ ۵۷ کروڑ ۲۱ لاکھ روپے لگایا گیا - اس طرح امید کی گئی ہے کہ سال رواں میں دس لاکھ روپے کی بچت ہوگی، میزانیہ میں کوئی نیا ٹیکس عائد نہیں کیا گیا۔

——— لاہور ۲۱ مئی، آج مسلم لیگ کی طرف سے مغربی پاکستان ہائیکورٹ میں درخواست دائر کر دی گئی، جس میں صوبائی اسمبلی کے اسپیکر کے انتخاب کی قانونی حیثیت کو چیلنج کیا گیا۔

——— کراچی ۲۱ مئی، حکومت پاکستان مسئلہ کشمیر کو سلامتی کونسل میں پیش کرنے کا مصمم ارادہ کر چکی ہے۔

——— کراچی ۲۱ مئی، عازمین حج کا پہلا جہاز کل شام کراچی سے جدہ پہنچ گیا۔

——— ڈھاکہ ۲۱ مئی - آج یہاں مشرقی پاکستان کے سپیکر نے صوبائی وزیر اعلی کو بجٹ پیش کرنے کی اجازت نہ دے کر پاکستان کی پارلیمانی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کر دیا۔

——— لاہور ۲۲ مئی - مغربی پاکستان ہائیکورٹ کے فل بنچ نے آج مسلم لیگ کی طرف سے سپیکر کے انتخاب کے خلاف دائر کردہ درخواست کی سماعت منظور کر لی، درخواست کی سماعت ۲۸ مئی کو ہوگی۔

——— کراچی ۲۲ مئی، نارتھ ویسٹرن ریلوے نے عازمین حج کی سہولت کے لئے فیصلہ کیا ہے کہ جو عازمین حج پچاس یا اس سے زائد کے گروہوں میں پانچ سو میل سے زائد کا سفر تیسرے درجے میں کریں گے، ان سے پانچ پائی فی میل کرایہ وصول کیا جائے گا، اور ہر شخص کو دو دو نشستیں مہیا کی جائیں گی۔

——— نکوسیا ۲۰ مئی، آج قبرص میں برطانیہ کے خلاف اور مظاہرے ہوئے، لیماسول میں پولیس نے یونانی طلباء کے گروہ کو منتشر کرنے کے لئے اشک آور گیس استعمال کی، طلبا نے پولیس پر پتھر پھینکے۔

——— ماسکو ۲۰ مئی، فرانسیسی اور روسی لیڈروں کے ایک مشترکہ اعلان میں اس توقع کا اظہار کیا گیا ہے کہ الجزائر کے مسئلے کا کوئی مناسب حل عوام کے مفاد کے مطابق جلد از جلد نکل آئے گا۔

——— لندن ۲۰ مئی، برطانوی حکام کا خیال ہے کہ امام یمن نے دو ہزار قبائلیوں کو مسلح کرنا شروع کر دیا ہے۔

——— عمان ۲۰ مئی، حکومت اردن نے شہری دفاع کے لئے پچاس ہزار دینار مخصوص کئے ہیں، شہری دفاع کی تنظیم کے لئے ایک کمیٹی تشکیل کر دی گئی ہے

——— الجزائر ۲۲ مئی، فرانسیسی حکام نے دعوی کیا ہے کہ انہوں نے کل مشرقی الجزائر میں فرانسیسی افواج کی وسیع پیمانے پر کارروائیوں کے دوران میں مجاہدین کی ایک بڑی تعداد کو شہید یا گرفتار کر لیا ہے، اور کافی مقدار میں مختلف اقسام کے اسلحہ پر قبضہ کیا ہے۔

کراچی ۲۴ مئی - مغربی پاکستان میں ری پبلکن پارٹی کی حالیہ کامیابی کے بعد مرکزی حکومت میں اہم ردوبدل کی پیشین گوئی کی جا رہی ہے، سیاسی مبصر یہ یقین ظاہر کر رہے ہیں کہ چند روز تک ری پبلکن کے نمائندے مرکزی کابینہ میں شامل کر لئے جائیں گے۔

ڈھاکہ ۲۴ مئی - گورنر مشرقی پاکستان نے آج ایک حکم جاری کیا ہے جس کی رو سے اسمبلی کا اجلاس فی الفور ملتوی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

ڈھاکہ ۲۵ مئی - مشرقی پاکستان اسمبلی کے سپیکر کے فیصلہ کے خلاف آج ڈھاکہ ہائی کورٹ نے حکم نامہ جاری کرنے کی دو درخواستوں کی سماعت منظور کر لی ہے ۱ پیر کے روز ان درخواستوں کی سماعت ہوگی۔

ڈھاکہ ۲۵ مئی، مشرقی پاکستان کے متعدد لیڈر صوبہ کی سیاسی صورت حال پر بات چیت کرنے کے لئے کل بذریعہ طیارہ کراچی آ رہے ہیں، دریں اثناء عوامی لیگ اور چار دوسری پارٹیوں کے درمیان مخلوط حکومت کے قیام کے سلسلہ میں بات چیت برابر جاری ہے۔

پنجاب پریس لاہور میں باہتمام مولوی عبیداللہ انور پرنٹر پبلشر چھپا اور دفتر رسالہ خدام الدین لاہور اندرون شیرانوالہ گیٹ شائع ہوا